

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي سَتَجِبْ لَكُمْ

اوتوبلے بفرمان کہ مجھے پکارو تمہاری دعا قبول ہوگی

www.KitaboSunnat.com

اذکارِ مانثورہ

ترتیب و تقدیم
پروفیسر طیب شاہین لودھی

جس میں

فضائل درود شریف، دعاؤں کے آداب
مختلف اوقات کے لئے مسنون دعائیں
اور ان کے خواص و فضائل کتب احادیث
کے حوالوں سے درج ہیں۔!

ناشر:

خواجہ عبدالحمید مرحوم
حمید فنلور ملز، بکھر کھڈہ، تھان پورنی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ
أُولَٰئِكَ يَكْفُرُونَ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

اذکارِ ماثورہ

ترتیب و تقدیم
پروفیسر طیب شاہین لودھی

جس میں

فضائل درود شریف، دعاؤں کے آداب
مختلف اوقات کے لئے مسنون دعائیں
اور ان کے خواص فضائل کتب احادیث
کے حوالوں سے درج ہیں۔!

www.KitaboSunnat.com

ناشر

خواجہ عبد الحمید مرحوم
حمید فلور ملز، گجرات، ملتان، پاکستان

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	اذکار ماثورہ
نام مرتب	طیبت شاہین لودھی
ناشر	شیخ عبدالحمید حمید فلور مل ملتان
کتابت	محمد نذیر خوشنویس چک ۵۴۲ چٹھیا نوالہ
بار اول	۱۹۸۵ء ایک ہزار
بار دوم	۱۹۸۶ء دو ہزار
صفحات	ایک سو بارہ ۱۲
ہدیہ	مرتب ناشر اور طابع کیلئے دیا
طباعت	روحانی پرنٹنگ پریس ملتان
باہتمام	محمد عبدالمنعم "فاروق کتب خانہ ملتان"

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: کتاب ہذا مندرجہ ذیل تینوں سے مفت طلب کی جاسکتی ہے۔

حمید فلور مل ملتان

فاروقی پرنٹنگ پریس ملتان

محمد عبدالمنعم "فاروق کتب خانہ ملتان"

فہرست مضامین رسالہ اذکار ماثورہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۲	اسم اعظم۔	۹	حقیقت ذکر۔
۴۵	دعا کے آداب۔	۱۰	ذکر کا مفہوم۔
۴۷	قبولیت دعا کے شرائط۔	۱۱	ذکر کے احکام و فضائل قرآن مجید سے۔
۴۸	جن احوال میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔	۱۲	ذکر کی اقسام۔
۵۰	مصیبت اور غم کے وقت کی دعائیں۔	۱۳	اذکار مسنونہ کن امور پر مشتمل ہیں۔
۵۲	حسن بن حسن بن علیؑ کا ایک واقعہ اور انکی دعا۔	۱۷	ذکر میں بدعتی الفاظ سے اجتناب۔
۵۳	حسن بن حسنؑ کا ایک اور واقعہ۔	۱۹	نماز ذکر الہی کی محافظہ ہے۔
۵۴	مصیبت اور تکلیف کی ایک اور دعا۔	۲۰	تلاوت قرآن مجید۔
۵۵	ایک صحابیؓ رسول کا عجیب و غریب واقعہ اور دعا۔	۲۱	تلاوت قرآن مجید کے آداب۔
۵۶	لوگوں کے شر سے خوف کی دعا۔	۲۲	استغفار کی فضیلت۔
۵۷	ظالم شخص یا جابر ماک سے خوف کی دعا۔	۲۳	سید الاستغفار۔
۵۸	گھبراہٹ کی دعا۔	۲۴	ایک حکایت۔
۵۹	مغلوب ہو جانے کے وقت کی دعا۔	۲۵	درود شریف۔
۶۰	ادائیگی قرض کی دعائیں۔	۲۶	درود شریف کا مفہوم۔
۶۱	فقرو فاقہ کی دعا۔	۲۷	ایک غلط فہمی کا ازالہ۔
۶۲	جن اور بیہوشی سے خوف کی دعا۔	۲۸	درود شریف کے فضائل۔
۶۳	کسی جگہ نازل ہونے کی دعا۔	۲۹	درود شریف پڑھنے کے مواقع۔
۶۴	بارش کی دعا۔	۳۰	درود شریف کے فوائد۔
۶۵	بارش روکنے کی دعا۔	۳۱	درود شریف کے مسنون الفاظ۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۱	مجلس سے اٹھنے کی دعا۔	۶۰	طوفان اور بادل گرجنے کے وقت کی دعا۔
۷۲	گدھے کی آواز سن کر کیا کہئے۔	۶۱	اللہ کی حفاظت میں رہنے کی دعا۔
"	سفر پر روانہ ہونے کی دعا۔	"	جسمانی تکلیف کے لئے دم۔
"	کسی کو سفر پر نصحت کرنے یا مہمان کو	۶۲	بڑے ہمسائے کی تکلیف سے نجات کی دعا۔
"	وداع کرنے کی دعا۔	"	کسی کو تکلیف میں مبتلا دیکھ کر کیا پڑھے۔
۷۳	سواری پر سوار ہونے کی دعا۔	"	صبح اور شام کی دعائیں۔
۷۴	سفر سے واپس لوٹنے کی دعا۔	۶۵	<u>روزمرہ کی دعائیں</u>
"	کھانا کھانے کے آداب اور دعائیں۔	"	صبح بیدار ہونے کی دعا۔
۷۵	دودھ پینے کی دعا۔	"	رات کو سوتے وقت کی دعا۔
"	روزہ افطار کرنے کی دعا۔	"	بیت اللہ داخل ہوتے وقت کی دعا۔
"	سلام مسنون۔	"	بیت اللہ سے نکلنے کے وقت کی دعا۔
"	نبیاً چاند دیکھنے کی دعا۔	"	وضو شروع کرتے وقت کیا پڑھے۔
۷۶	جماع کی دعا۔	"	وضو کے بعد پڑھنے کی دعا۔
"	مزاج پرسی کی دعا۔	"	اذان سن کر پڑھنے کی دعا۔
۷۷	نبیاً لباس پہننے کی دعا۔	"	مغرب کی اذان کے وقت کی خصوصی دعا۔
"	چھینک کی دعا۔	"	اقامت سن کر کیا پڑھے۔
"	بچہ جب پیدا ہو تو اس کے کان میں	"	گھر سے باہر نکلنے کی دعا۔
"	پڑھنے کی دعا۔	"	گھر میں داخل ہونے کی دعا۔
۷۸	<u>نماز کی دعائیں</u>	"	مسجد میں داخل ہونے کی دعا۔
"	شہاد کی دعائیں۔	"	مسجد سے نکلنے کی دعا۔
۸۱	رکوع کی دعائیں۔	۷۱	بازار میں داخل ہونے کی دعا۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۹۲	میت کو لحد میں اتارتے وقت کی دعا۔	۸۲	قورمہ کی دعائیں۔
۹۵	دفن کے بعد قبر پر دعا۔	۸۳	سجدہ کی دعائیں۔
۹۶	قبرستان کی زیارت کے وقت کی دعا۔	۸۵	دونوں سجدوں کے درمیان کی دعائیں۔
۹۶	تہجد کی دعائیں۔	۸۶	تشہد اور درود شریف کے بعد کی دعائیں۔
۹۸	قنوت وتر کی دعائیں۔	۸۷	سلام پھیرنے کے بعد کی دعائیں۔
۱۰۰	دروں کے بعد پڑھنے کی دعائیں۔	۹۱	نماز پڑھنے کا مسنون طریقہ۔
۱۰۱	صبح کی سنتوں کے بعد کی دعا۔	۹۲	<u>جنازہ کی دعائیں</u>
۱۰۱	قنوت نازلہ۔	۹۲	
۱۰۲	دعا ئے استخارہ۔	۹۳	کلمہ توحید کی تلقین۔
۱۰۳	دعا ئے حاجت۔	۹۳	سورہ یسین کی تلاوت۔
۱۰۴	نماز تسبیح۔	۹۳	مصیبت یا موت کی خبر سن کر پڑھنے کی دعا۔
۱۰۵	چند جامع اور کثیر المقاصد دعائیں	۹۳	دعا ئے جنازہ۔
۱۰۹	اسما حسنیٰ - اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام		

ہر پڑھنے والے سے دُعا کا خواستگار

عبدالحمید

براہِ کرم کتاب طبع کرنے والے کے حق میں دُعا کرنا نہ بھولیں۔

محترم حاجی عبدالحمید صاحب رحمۃ اللہ علیہ دین کے سچے عاشق تھے

محترم حاجی عبدالحمید صاحب سے عرصہ تین چار سال قبل میرے دوستانہ مراسم استوار ہوئے تھے اسی عرصہ میں متعدد بار ان سے ملاقات کا موقع ملا۔ بار بار ملاقات میں یہی تاثر آیا کہ حاجی صاحب مرحوم دین حق کے سچے عاشق اور دینی مسائل کی نشر و اشاعت کے خواہشمند تھے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ہندہ کے اشاعتی پروگرام میں خود بھی مالی تعاون فرماتے اور دوسرے بھائیوں کو بھی تعاون کی تلقین کرتے تھے۔ ہر سال اپنے گھر میں نماز تراویح باجماعت کا اہتمام فرماتے مرحوم کے صاحبزادے جناب حافظ عبدالرشید صاحب نماز تراویح میں قرآن مجید سناتے مہمان نواز، طنسا، خوش خلق تھے عقیدہ و عمل کے لحاظ سے صحیح معنوں میں مؤحد متبع سنت مسلمان تھے۔ چند ماہ عارضہ قلب میں مبتلا رہ کر وسط ستمبر ۱۹۸۵ء کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام موجد بھائیوں سے حاجی صاحب کیلئے مغفرت و رحمت کی دعا کی اپیل ہے۔

فقط والسلام
محمد حسین راسی ناظم ادارہ تبلیغ
جمعیت المدینہ جامع پورہ ضلع راجن پور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

استدعاء

دعاؤں کا یہ مجموعہ میں نے اپنے دُکھی دل مسلمانوں بھائیوں کے لئے مرتب کر کے خالصتاً
 لوجہ اللہ مفت تقسیم کیا ہے۔ اس مجموعہ سے فائدہ حاصل کرنے والوں سے میری صرف
 اتنی گزارش ہے کہ جب وہ اللہ کے حضور سائل بن کر گڑگڑائیں، تو مجھے اور میرے
 والدین کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل کر لیں، کہ شاید کسی دُکھی دل کی پکار میری اور میرے
 والدین کی مغفرت کا سبب بن جائے۔

طالب علم

خواجہ عبدالحمید

حمید فلور ملز گجر کھڈہ، ملتان

عرض ناسر

میرے والد گرامی جناب حاجی عبدالحمید صاحب مرحوم دینی علوم کی اشاعت میں بڑی دلچسپی رکھتے تھے ان کی خواہش رہتی تھی کہ اس بے غمی کے دور میں لوگوں کو دینی لٹریچر بہم پہنچا کر ان کی صحیح راہنمائی کی جائے، اس سلسلہ میں مرحوم نے ایک اہم کتاب بعنوان، اذکار ماثورہ، گزشتہ سال شائع کر کے مفت تقسیم کی تھی۔ اور آئندہ اس کتاب کو مزید تقسیم کے ساتھ شائع کرنے کا ارادہ رکھتے تھے مگر ۱۲ ستمبر ۱۹۸۵ء اچانک حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے انا اللہ وانا الیہ راجعون ابابان مرحوم کی خواہش کے مطابق کتاب نذا بقرض تقسیم دوبارہ شائع کی جارہی ہے تاکہ ان کو ثواب پہنچے۔ قارئین اس کتاب کو بغور پڑھیں۔ فائدہ حاصل کریں، اور والد صاحب مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا کریں۔

فقط والسلام

حافظ عبدالرشید بن حاجی عبدالحمید مرحوم
حمید فلور ملز۔ ملتان چھاؤنی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مُحَمَّدًا وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ الْكَرِيمِ

حقیقت ذکر

ذکر کا مفہوم لغت عرب میں ذکر کا لفظ یاد کرنے اور یاد دہانی کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث نبوی میں ذکر کے متعدد پہلو بیان کئے گئے ہیں مگر جہاں کہیں یہ لفظ آیا ہے مجموعی حیثیت میں اس سے مراد یہ ہے کہ قلب و لسان اور تمام اعمال و احوال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھا جائے ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا درحقیقت مقصودِ عبودیت ہے۔ اسی حقیقت کی بار بار یاد دہانی کے لئے اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام کو مبعوث فرمایا۔ انبیائے کرام صلوات اللہ وسلامہ علیہم نے نفوس انسانی کا تزکیہ کیا اور ان اعمال و اذکار کی طرف ان کی راہنمائی فرمائی جو ان کی روح کی صفائی اور پاکیزگی کے ضامن ہیں۔

ذکر لسانی انسان کے قلب و روح اور احوال کی صفائی کا متضمن ہے اگر حضور کامل اور صدق دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو انسان کے افعال و اقوال اور احوال پر اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں بندہ جس قدر زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اسی قدر زیادہ اس کے اعمال و احوال عبودیت کے سانچے میں ڈھلتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ بندہ اس حدیث قدسی کے مصداق بن جاتا ہے۔

میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرنے میں کوشاں رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں جب میں اس سے محبت

لَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ
إِلَىَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى
أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحَبَبْتُهُ

كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي
يَسْمَعُ بِهِ وَيَبْصَرُهُ
الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَ
يَدَاہُ الَّتِي يَبْطِشُ
بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي
يَمْشِي بِهَا۔

کرتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا
ہوں جن کے ذریعے وہ سنتا ہے، میں
اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن کے ذریعے
وہ دیکھتا ہے، میں اس کے ہاتھ بن جاتا
ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے، میں اس
کے پاؤں بن جاتا ہوں جن پر وہ
چلتا ہے۔

شاعر مشرق نے اس حدیث کے مفہوم کو شاعری کے پیرائے میں یوں بیان
کیا ہے

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفرین کار کشا کار ساز

جب ذکر کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے تو بندہ مومن خود اللہ تعالیٰ کا مذکور

اور محبوب بن جاتا ہے۔
فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ۔ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔
وہ اللہ تعالیٰ کے امر تشریحی کے نفاذ کا آلہ بن جاتا ہے اور وہ کائنات
میں اللہ تعالیٰ کی مرضی پوری کرتا ہے۔

ذکر سے دلوں کا زنگ دور ہو جاتا ہے ذکر قلب کی تاریکیوں کو دور
کر کے اس کو منور کرتا ہے تب وہ آیات الہی کو سمجھنے لگ جاتا ہے ذکر سے
کانوں کی گرائی دور ہوتی ہے اور وہ کلام الہی کو سننے لگ جاتے ہیں۔ ذکر
آنکھوں کے سامنے سے تمام حجابات کو اٹھا دیتا ہے اور بندہ مومن آفاق
و انفس میں اللہ تعالیٰ کے نشانات کا مشاہدہ کرنے لگ جاتا ہے۔ ذکر

سے زبان کی گرہیں کھل جاتی ہیں اور بندہ مومن بلا خوفِ ملامت اعلیٰ کے
الحق کا فریضہ ادا کرتا ہے۔ ذکر کے اثرات بندہ مومن کے رگ و پے میں
سرایت کر جاتے ہیں اور وہ تکمیلِ بندگی کے بلند ترین مدارج پر پہنچ جاتا ہے۔
ذکر کے احکام و فضائل قرآن اور سنت میں ذکر اور اہل ذکر کے
بے حد فضائل بیان ہوئے ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:-
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا
كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً
وَأَصِيلًا (الاحزاب ۴۱)

اے ایمان والے! کثرت
سے اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر کیا
کرو۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح
بیان کیا کرو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-
وَإِذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ
تَضَرُّعًا وَخِيفَةً (الاعراف ۳۵)

اپنے رب کو اپنے دل میں زاری اور
خوف کے ساتھ یاد کیا کرو۔

اس آیتِ کریمہ سے دو احکام کا استنباط ہوتا ہے۔

۱۔ اپنے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کریں۔

۲۔ اپنے ذکر میں تضرع اور خشوع کو ملحوظ رکھیں۔

ذکر اور غفلت دو متضاد چیزیں ہیں اللہ تعالیٰ نے بندوں کو غافل
رہنے سے منع فرمایا ہے اور ان تمام کاموں سے روک دیا ہے جو انسان کو
اللہ تعالیٰ سے غافل کر دیتے ہیں جن سے انسان اپنی حقیقت کو بھول جاتا
ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

وَلَا تَكُن مِّنَ الْخَافِيْنَ
(الاعراف - ۲۵)

اور غافلوں میں سے نہ ہو۔

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جو جہنموں
نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا تب
اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے آپ
سے غافل کر دیا۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ
نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ
أَنفُسَهُمْ (الحشر - ۱۹)

ارشاد فرمایا:-

اے ایمان والے لوگو! تمہارے
مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ تعالیٰ
کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور
جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے
غافل ہو گیا تو یہی وہ لوگ ہیں جو
خسارہ میں ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا
أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ
اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ
ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْخَاسِرُونَ (المنافقون - ۹)

اللہ تعالیٰ نے اہل ذکر کے لئے فلاح کی ضمانت دی ہے۔

ارشاد فرمایا:-

فلاح یاب ہوا جس نے اپنا تزکیہ
کیا، اپنے رب کے نام کا ذکر کیا
اور نماز پڑھی۔

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ وَ
ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ
(الاعلى - ۱۵)

وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (الحجۃ - ۱۰)

اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا
کر دو شاید کہ تم فلاح پاؤ۔

اہل غفلت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اعراض کرتے ہیں مگر اہل ایمان ہر
تکلیف، ہر مصیبت اور ہر مشکل گھمڑی میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں
اللہ کے ذکر اور صبر کے دامن میں پناہ لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں
سکون قلب تلاش کرتے ہیں۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ
قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ
أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ
الْقُلُوبُ (الرعد - ۲۸)

وہ لوگ جو ایمان لائے ان کے
دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اطمینان
حاصل کرتے ہیں۔ آگاہ رہو کہ اللہ
تعالیٰ کے ذکر ہی سے دلوں کو
اطمینان ملتا ہے۔

اہل ایمان کو کسی قسم کی دنیاوی مصروفیت اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل
نہیں کرتی۔ وہ اٹھتے بیٹھتے ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں، اپنے
کاروبار میں، اپنے دفتر، اپنے کھیت، اپنے کارخانے میں اپنی عدالت میں
غرض جہاں کہیں بھی وہ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں رہتے
اور اس کے دیئے ہوئے ضابطوں کے مطابق اپنے کام کرتے ہیں۔

رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ
تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ
ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ

وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں کوئی تجارت
اور کوئی خرید و فروخت اللہ تعالیٰ
کے ذکر اور اقامتِ صلوٰۃ سے
غافل نہیں کر سکتی۔

اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اصرار حاصل ہوا ہے اللہ تعالیٰ اپنے ذکر سے روگردانی کرنے والوں کو شیطان کے حوالے کر دیتا ہے اور شیطان اُسے صراطِ مستقیم سے ہٹا کر گمراہی، کجروی اور ہلاکت کی تاریک گھاٹیوں کی طرف دھکیل دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَوَلَّهُ قَرِينًا

(الزخرف - ۳۶)

جو کوئی رحمن کے ذکر سے آنکھیں بند کر لیتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو اس کا ساتھی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اسْتَوْذَعْتُمْ الشَّيْطَانَ فَاَنْسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ اُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ

(المجادلہ - ۱۹)

ان پر شیطان نے تسلط حاصل کر لیا اس لئے اس نے اُن کو اللہ تعالیٰ کا ذکر بھلا دیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو شیطان کا گروہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا

(طہ، ۱۲۳)

ارشاد فرمایا:-

وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ

جو کوئی میرے ذکر سے روگردانی کرتا ہے تو اس کی زندگی تنگ ہو جاتی ہے۔

جو کوئی اپنے رب کے ذکر سے

روگردانی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے
سختی میں داخل کر دیتا ہے ۔

ذِكْرُ رَبِّهِ يَسْلُكُهُ
عَذَابًا صَعَدًا (الحج ۱۷۰)

امام مسلم حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب کچھ لوگ بیٹھ کر
اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں ۔ رحمت الہی ان کو ڈھانپ
لیتی ہے اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی مجلس میں ان کا ذکر کرتا ہے“
صحیح مسلم میں منقول ہے :-

”ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو صحابہ کرام ایک
حلقہ بنا گئے ہوئے تھے“

آپؐ نے پوچھا ”یہ تمہاری مجلس کیسی ہے ؟
صحابہؓ نے عرض کیا ”ہم بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ
نے ہمیں اسلام کی توفیق عطا کی اور ہم پر احسان فرمایا ہے اس پر ہم اللہ تعالیٰ کی
حمد بیان کر رہے ہیں“

آپؐ نے فرمایا ”کیا واقعی تمہارا اس کے سوا کوئی مقصد نہیں کہ تم محض اللہ تعالیٰ
کے لئے بیٹھ ہو“

صحابہؓ نے عرض کیا ”واقعی اس کے سوا ہمارا کوئی مقصد نہیں“
حضورؐ نے فرمایا ”میں نے کسی بے اعتمادی کی بنا پر تم لوگوں سے حلف نہیں
لیا بلکہ میرے پاس جبریل آئے تھے انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں
میں تم پر فخر کر رہا ہے“

ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ
کو نسا عل افضل ہے ؟

آپؐ نے فرمایا ”تو دنیا سے اس حالت میں رخصت ہو کہ تیری زبان پر اللہ تعالیٰ

کا ذکر بھاری ہو۔

ایک شخص نے عرض کی ”شرايع اسلام مجھے بہت زیادہ دکھائی دیتے ہیں مجھے کوئی ایسا عمل بتائے جس پر میں بہت سختی سے پابند رہ سکوں۔“

آپؐ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہمیشہ رطب اللسان رہ“

مسند امام احمد میں حضرت جابر بن عبد اللہؓ کے حوالے سے منقول ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا :-

”اے لوگو! جنت کے باغات میں چرو، ہم نے عرض کی ”جنت کے باغات کیا ہیں؟“ آپؐ نے فرمایا ”مجاہد ذکر“

بخاری ۴ اور مسلم ۴ کی روایت کے مطابق حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور ایک دوسرے شخص کو جو ذکر سے محروم ہے بالترتیب زندہ اور مردہ سے تشبیہ دی۔“

علامہ ابن قیمؒ مدارج السالکین میں رقمطراز ہیں :-

”کوئی شک نہیں کہ اہل غفلت کے دل مردہ ہوتے ہیں اور ان کے بدن انکے مردہ دلوں کے لئے قبریں ہیں۔ ان کے دل ان کے جسموں کے اندر ایسے ہیں جیسے قبروں کے اندر مردے۔“ (مدارج السالکین جلد ۲ ص ۴۲)

بندے کے احوال اور اپنی نوعیت کے اعتبار سے
ذکر کی اقسام | ذکر تین اقسام میں منقسم ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کے معانی اور تقاضوں کو یاد رکھنا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے امر و نہی اور اس کی مقرر کردہ حدوں کو یاد رکھنا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور اس کی عطا کردہ نعمتوں کو یاد رکھنا۔

اذا کار مسنونہ کن امور پر مشتمل ہیں | اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اذکار کا مطالعہ کریں تو وہ ہمیں

درج ذیل امور پر مشتمل نظر آتے ہیں۔

اول۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت والوہیت کا اقرار

دوم۔ ہر قسم کے نقص اور خامی سے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ

سوم۔ بندے کو اپنی کوتاہی اور غفلت کا اعتراف

چہارم۔ بندے کا اپنی تکالیف و حوائج میں صرف اللہ تعالیٰ پر نظر رکھنا۔

پنجم۔ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان اور سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر ہمیں راہ ہدایت پر گامزن فرمایا اس لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہم قلب و لسان سے اس احسان کو یاد رکھیں آپ کے حقوق کا خیال رکھیں، آپ کی اتباع کو شیوہ بنائیں اور آپ پر کثرت سے درود پڑھتے رہیں۔

قلب اور لسان دونوں کو ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رکھنا ذکر کا بلند ترین مرتبہ ہے۔ صرف دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا کمتر مرتبہ ہے اور صرف زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا کمترین مرتبہ ہے اگر احوال قلب ذکر لسان کے مطابق ہوں تو یہ بندہ مومن کی فلاح و فوز کی علامت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اذکار اور دعاؤں میں سے بعض تو مذکورہ تمام امور پر مشتمل ہیں اور بعض اذکار ان میں سے بعض امور پر مشتمل ہیں۔

ذکر میں بدعی الفاظ سے اجتناب واضح رہے کہ ذکر کا تعلق اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کے معانی

بندے کے احوال اور بندے کی دعاؤں سے ہے یہ امور بندے کی عبودیت کا لب لباب اور تزکیہ نفس کی بنیاد ہیں، جب ذکر اور دعا اس قدر اہمیت رکھتے ہوں تو ممکن نہیں کہ ان کے الفاظ اور طریقوں کو ہمارے انفرادی ذوق پر چھوڑ دیا جاتا۔ بندوں کا تزکیہ نفس انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا اولین مقصد ہے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے نفس کا طریق کار خود

متعین فرما گئے ہیں۔ الفاظ اور اسلوب بیان انسانی خیالات و افکار کا ظاہری پیرایہ ہیں قلب خوبصورت اسلوب بیان متاثر ہوتا ہے خوبصورت الفاظ و اسلوب میں بیان کئے گئے خیالات دل کی گہرائیوں میں اتر کر انسان کے افعال و احوال میں ظاہر ہوتے ہیں اور اگر الفاظ اور اسلوب بیان ایسی بہت ہی کا ہو جسے ”جَوَامِیْعُ الْکَلِمِیْنِ“ عطا کئے گئے ہیں تو ان الفاظ کی اثر آفرینی شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ تزکیہ نفس کے لئے بدعی اور اختراعی اذکار کو اختیار کرنا درحقیقت اس بات کا اظہار ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اذکار اور دعاؤں کی تاثیر پر یقین نہیں۔ ہم اپنے طور پر ایسے اذکار اختراع کر سکتے ہیں جو اپنی معنویت اور تاثیر کے اعتبار سے اذکارِ ماثورہ سے بہتر ہیں۔

چونکہ زبان رسالت سے نکلے ہوئے الفاظ ایک خاص تاثیر رکھتے ہیں جو یقینی طور پر روحانی اور جسمانی امراض کے لئے تریاق کا حکم رکھتے ہیں آپ کی زبان مبارک سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ خیر و برکت کا موجب ہے، اس لئے ذکر اور مختلف احوال و ظروف کی دعاؤں میں اختراعی اور بدعی الفاظ اور طور طریقوں سے اجتناب کرنا چاہئے جن کے متعلق ہمیں معلوم نہیں کہ آیا یہ روح کے لئے ذہر ہیں یا تریاق۔ اہل بدعت نے اپنے طور پر بہت سے اذکار دعائیں، مناجاتیں اور درود وغیرہ اختراع کر رکھے ہیں اور ان کی تاثیر کا دعویٰ بھی کرتے ہیں ان میں سے بعض اذکار اور دعائیں تو شرکیہ الفاظ پر مبنی ہیں، ان تمام بدعی اور اختراعی اذکار سے اجتناب کرنا چاہئے۔

تعجب ہے یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے واحد و عویدار ہیں اور اس ”محبت“ کا اظہار یہ ہے کہ ان کی دعاؤں، اذکار، درود وغیرہ میں ایک چیز بھی ایسی نہیں جس میں یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ پر اعتماد کرتے ہوں۔

نماز ذکر الہی کی محافظ ہے

نماز خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی ذکر الہی اور اظہار عبودیت کی بہترین صورت ذکر کی سب سے بڑی محافظ اور توحید کی سب سے بڑی منظر ہے جو شخص نماز کو ضائع کر دیتا ہے اس سے دین کے دیگر امور کی حفاظت کی توقع عبث ہے اسی لئے قرآن مجید میں خصوصی طور پر ایک نبی کو توحید کے ساتھ حکم فرمایا گیا۔

اقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي اور میری یاد کے لئے نماز قائم کر۔

(طہ - ۱۴)

تمام انبیاء کرام کو توحید کے بعد اولین حکم نماز ہی کا دیا گیا ہے، نیز نماز اس لئے بھی ذکر الہی کی حفاظت کا مؤثر ترین ذریعہ ہے کہ یہ اظہار عبودیت کی بہت سی مہیات مثلاً رکوع، سجود وغیرہ، اور ذکر کی بہت سی انواع مثلاً شہادہ الہی، تسبیح و تحمید، تہلیل و تکبیر، قرأت قرآن، تشہد، درود و سلام اور مختلف دعاؤں کی جامع ہے۔ اس لئے اہل علم کے نزدیک اکثر حالات میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ خصوصاً ان اوقات میں جن میں نوافل وغیرہ پڑھنا مندوب ہے نماز کو آپ کے ارشاد صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ اُحْسِنُ (اسی طرح نماز پڑھو جیسے تم مجھے پڑھتے دیکھتے ہو) پر عمل کرتے ہوئے سنت کے مطابق پڑھئے۔

تلاوت قرآن

تمام عبادات مومن کی زندگی کا مقصد اور آخرت میں حصولِ ثواب کا ذریعہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول اس کا مطلوب و مقصود ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کیے حاصل ہو سکتی ہے؟ — یہ چیز ہیں قرآن بتاتا ہے۔ اس لئے تلاوت قرآن سب سے بڑا ذکر ہے۔ تلاوت قرآن ہمارا روز کا وظیفہ ہونا چاہئے۔ ہر وقت قرآن کریم کی تلاوت میں مصروف رہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،

صحابہ کرامؓ، اولیاء اللہ اور صلحہ علیہم السلام کا طریقہ ہے۔

تلاوت قرآن کے آداب

۱۔ پاک جسم، پاک لباس اور پاک خیالات کے ساتھ تلاوت کی جائے۔

۲۔ تلاوت سے پہلے تَعَوُّذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (پڑھنا ضروری ہے۔ تَعَوُّذُ پڑھنے میں اہل علم یہ حکمت بتاتے ہیں کہ خلوص

دل کے ساتھ تَعَوُّذُ پڑھنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے مضبوط قلعے میں پناہ لے کر شیطانی وسوسوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ شیطان انسان کا ازیں دشمن ہے۔ جب بندہ مومن تلاوت قرآن کے ذریعے اپنے رب کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے تو شیطان مختلف جیلوں سے اس میں رخنہ اندازی کرتا ہے۔ اس کے دل میں شکوک و شبہات کا بیج بوتا ہے، اسے قرآن مجید کی غلط تفسیر بتاتا ہے تاکہ وہ سلامتی کے راستے کو چھوڑ کر بلاکت کی راہوں میں بھٹک جائے۔ شیطان کے تمام وسوسوں کو ذہن سے جھٹکنے کی کوشش کریں۔

۳۔ تلاوت قرآن کے وقت اپنے آپ پر یہ تصور غالب رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے قرآن مجید کے ذریعے ہم کلام ہے۔

۴۔ قرآن مجید کی ایک ایک آیت میں غور و فکر اور تدبیر کریں پھر اس کی روشنی میں خود اپنے افعال و احوال کا محاسبہ کریں۔ تدبیر کے ساتھ قرآن مجید کی چند آیتیں پڑھنا بے سوچے سمجھے کثرت تلاوت سے کہیں بہتر ہے۔

۵۔ اس حقیقت کو اپنے ذہن سے کبھی اوچھل نہ ہونے دیں کہ قرآن مجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کا فہم سب سے زیادہ رکھتے تھے۔ اس لئے جب کبھی آپ کو تلاوت کے دوران قرآن مجید کی کسی آیت کا فہم مشکل ہو جائے اور اس سلسلے میں شیطانی

دوسرے کی بنا پر ذہنی پرانگیذی کا شکار ہو جائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر اور تشریح کی طرف رجوع کریں۔ یہ تفسیر ہمیں صحابہ کرام کے توسط سے حاصل ہوئی ہے۔

۶۔ اللہ تعالیٰ کے تمام اوامر و منہیات کی ایک خاص علت اور سبب ہوتا ہے، بسا اوقات ان اسباب اور علتوں کی قرآن و سنت میں توضیح آجاتی ہے بہر حال اگر کسی حکم کی علت سمجھ میں نہ آئے تو یہ ایمان رکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے یقیناً بندوں کی کسی مصلحت کی بنا پر یہ حکم دیا ہے۔

۷۔ قرآن مجید کو ٹھٹھہر کر تریل اور حسن الحان کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ مگر تکلف سے اجتناب کرنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ قلب و ذہن آواز کے اتار اور چڑھاؤ اور اس کی خوبصورتی میں الجھ کر قرآن کے معانی و مفاہیم سے محروم رہ جائیں۔

۸۔ عذاب کی آیات پر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پناہ مانگنی چاہئے اور ثواب کی آیات پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرنی چاہئے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا۔ (سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۳۲۵)

۹۔ دورانِ تلاوت اپنے اعضاء و جوارح پر خشوع و خضوع طاری کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے قلب میں بھی خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

استغفار کی فضیلت

نفس ہر برائی کا منبع اور ہر قسم کے شر کی آماجگاہ ہے، نفس آثار ہر کان انسان کو برائی کا حکم دیتا رہتا ہے۔ اگر نفس میں کوئی بھلائی ہے تو یہ محض اللہ تعالیٰ کی توفیق ہے۔ بندہ مومن ہر گھڑی اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہتا ہے وہ اپنے نفس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہے۔ جب وہ اپنے نفس پر نظر کرتا ہے تو اس میں بدی اور کوتاہی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ جب وہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ اس کے اعمال عبودیت اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے

جانتے کے قابل نہیں ہیں ان اعمال کے ذریعے وہ فلاح اور نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ تب وہ اپنی بندگی میں تمام تر عیوب اور کوتاہیوں کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے رب اور مالک کی چو کھٹ پر گر جاتا ہے۔ اور اپنی کوتاہیوں کی بخشش طلب کرتا ہے۔ صاحب بصیرت زندگی میں کبھی بھی اس خوش فہمی کا شکار نہیں ہوتا کہ وہ کامل ہے اس کے اعمال عبودیت تقصیر اور کوتاہی سے پاک ہیں اگر وہ لمحہ بھر کے لئے اس زعم باطل میں مبتلا ہو جائے تو ہلاکت کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ اس لئے صاحب بصیرت کبھی اپنے آپ کو کامل نہیں سمجھتا وہ ہر لمحہ ترقی کی منزل کی طرف قدم بڑھاتا رہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی کامل اور معصوم ہستی کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہر نیک کام کے اختتام پر استغفار کرتے تھے۔ نماز سب سے بڑی نیک ہے سلام پھیرنے کے بعد آپ کا اولین کلام ”اَسْتَغْفِرُ اللہ“ (میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں) ہوتا تھا۔ (سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۵۵۹)

جب آپ نے فریضہ نبوت کا حقیقہ ادا کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ ارشاد فرمایا۔
قَسَبِحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
وَاسْتَغْفِرْ لَهُ إِنَّهُ كَانَ
تَوَّابًا۔ (النور - ۳)

امام بخاری رحمہ اللہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ سورہ نصر کے نزول کے بعد آپؐ ہر نماز میں رکوع اور سجود میں یہ دعا بڑھا کرتے تھے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا
وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِي (صحیح بخاری جلد ۲ ص ۲۹۹ ج ۸ ص ۴۳۳)

اے اللہ اے ہمارے رب تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح ہے۔ اے اللہ مجھے بخش دے۔

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

”خدا کی قسم! میں دن میں ستر سے زیادہ بار اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔“ (مسند احمد جلد ۴، حدیث ۷۷۸۰، صحیح بخاری جلد ۱۱ ص ۱۱۱)

بعض روایات میں آتا ہے ”میں سو سے زیادہ بار اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں“ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک ہی مجلس میں دیکھا ہے کہ آپ نے اٹھنے سے پہلے پہلے یہ دعا سو مرتبہ پڑھی ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ
(فتح الباری ج ۱۱ ص ۱۱۱، بحوالہ سنن نسائی)

میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہمیشہ زندہ رہنے والا اور زمینوں و آسمانوں کو قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی کے پاس توبہ کرتا ہوں۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دن میں ستر بار اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتا ہوں۔ (فتح الباری جلد ۱۱ ص ۱۱۱)

ابوداؤدؒ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جو کوئی یہ استغفار پڑھتا ہے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں خواہ وہ جہاد ہی سے کیوں نہ بھاگ کر آیا ہو۔

ایک روایت میں آتا ہے ”خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے مانند بے شمار ہوں۔“ (سنن ترمذی جلد ۵ ص ۲۳۵، بروایت ابی سعید خدریؓ)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہمیشہ زندہ رہنے والا اور زمینوں اور آسمانوں کو قائم رکھنے والا ہے۔ اور میں اسی کے

(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۵۵۵) پاس توبہ کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو کوئی استغفار کا التزام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام غم اور فکر دور کر دیتا ہے۔ اسے ہر تنگی سے نکالتا ہے اور اسے ایسے رزق عطا کرتا ہے کہ وہ اندازہ تک نہیں کر سکتا۔ (ابوداؤد جلد ۱ ص ۵۵۵)

سید الاستغفار | اپنے معافی اور تاثیر کے اعتبار سے بہترین استغفار وہ ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سید الاستغفار کا نام دیا ہے۔ امام بخاری نے اسے ان الفاظ میں روایت کیا ہے۔۔۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ اَغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ تو میرا پروردگار ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی استطاعت بھر تیرے عہد اور تیرے وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے اعمال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں مجھے ان کا اقرار ہے اور مجھے اپنے گناہوں کا بھی اعتراف ہے۔ پس مجھے بخش دے۔ کیوں کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے۔

(صحیح بخاری جلد ۱۱ ص ۹۷)

علامہ ابن قیمؒ ”مدارج السالکین“ میں اس کی شرح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:-

”یہ استغفار بندے کی طرف سے اس بات کا اعتراف ہے کہ اللہ تعالیٰ رب

ہے اور اللہ واحد ہے“

یہ اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا ہے وہ اس کو جانتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اس طرح پیدا کیا ہے کہ وہ اپنے عجز و تقصیر کی بنا پر اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی سے قاصر ہے۔ یہ اس امر کا اعتراف ہے کہ وہ اس کا بندہ ہے اس کی پیشانی اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے اس سے بھاگ کر کوئی جائے پناہ نہیں اور اس کے سوا کوئی مددگار نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے عہد میں داخل ہوتے کا التزام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا عہد کیا ہے؟ — اس کے اوامر و منہیات — جن کا اس نے اپنے رسولؐ کے ذریعے عہد لیا ہے یہ التزام تو میری استطاعت کے مطابق ہے تیرے حق کی ادائیگی کے مطابق نہیں ہے۔ کیونکہ تیرے حق کی ادائیگی بندے کی مقدّرت سے باہر ہے یہ تو ایک بے مایہ بندے کی حسب استطاعت جہد ہے۔ اس کے باوجود تو نے جو اہل اطاعت سے ثواب کا وعدہ کیا ہے اور اہل معصیت کو عذاب کی وعید سنائی ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں میں تیرے عہد پر قائم اور تیرے عہد کو سچا سمجھتا ہوں، پھر تیرے اوامر و منہیات بجالانے میں مجھ سے جو کوتاہی واقع ہو گئی ہے میں اس کے شر سے تیری پناہ اور تیری حفاظت طلب کرتا ہوں اگر تو نے مجھے اس کے شر سے پناہ نہ دی تو میں ہلاکت کے گڑھے میں گر جاؤں گا کیونکہ تیرے حق کو ضائع کرنا ہلاکت کا سبب ہے۔ مجھ پر جو تیری نعمتوں کی عنایت ہے میں اس کا اقرار کرتا ہوں مجھے اپنے گناہ کا بھی اقرار اور اعتراف ہے تیری طرف سے ہر قسم کی نعمت تیرا فضل اور احسان ہے میری طرف سے برائی اور گناہ ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے گناہوں کو مٹا کر مجھے بخش دے۔ اور میرے گناہوں کے شر سے مجھے امانت میں رکھ۔ کیونکہ تیرے بغیر کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔

اس بنا پر یہ دعا مہسید الاستغفار، کمالاتی ہے اور عبودیتِ خالص کی متغصن ہے۔ صاحبِ بصیرت جب اپنے نفس و عمل کے عیوب اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کا مشاہدہ کرتا ہے تو اسے اپنے آپ میں کونسی نیکی نظر آتی ہے؟ یہ ہے وہ نظر جو سالک کو اپنے نفس اور اپنی کوتاہی پر رکھنی چاہئے۔
(مدارج السالکین جلد ۱ ص ۲۲)

گناہ کرنے کے بعد توبہ کرنے والے، اپنے گناہوں پر پشیمان ہونے والے اور بخشش طلب کرنے والے کو اللہ بہت پسند کرتا ہے۔

ایک حکایت ایک عارف باللہ ایک مشہور حکایت روایت کرتے ہیں جس کا تذکرہ یہاں فائدے سے خالی نہیں ہوگا۔ کہ وہ اپنے آقا اور مالک حقیقی سے فرار ہوئے۔ انہوں نے راستے میں ایک دروازہ دیکھا اور اس دروازے سے ایک بچہ چیختا چلاتا باہر نکلا اور اس کے پیچھے اس کی ماں اُسے دھتکارتی ہوئی نمودار ہوئی اس نے اس بچے کو گھر سے نکال کر دروازہ بند کر دیا۔ بچہ تھوڑی ہی دور گیا اور متفکر و غمزہ ہو کر کھڑا ہو گیا۔ جس گھر سے اسے نکالا گیا تھا اس گھر کے سوا اس کو کوئی ٹھکانہ نظر نہ آیا اس کی ماں کے سوا کوئی ایسی ہستی نہ تھی جو اس کو پناہ دیتی۔ تب وہ غمزہ حالت میں ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ اپنے گھر کی طرف لوٹا اور اس کو صرف اپنی ماں کا دروازہ ہی امید گاہ نظر آیا وہ اس دروازے کی دہلیز پر سر ٹیک کر سو گیا، اس کی ماں باہر نکلی جب اس نے اپنے بچے کو اس حالت میں دیکھا تو اس نے بے اختیار آگے بڑھ کر اس کو اپنے سینے کے ساتھ لپٹا لیا۔ اس کو چومنے لگی اور روتے ہوئے بولی!

اے میرے بیٹے تو کہاں جاتا ہے میرے سوا تیرا کہاں ٹھکانا ہے؟ کیا میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ تو میری مخالفت نہ کر اور اپنی نافرمانی سے مجھے رحمت و شفقت کے برعکس اس رویے پر مجبور نہ کر جو میری جبلت نہیں؟ کیا میں نیری بھلائی نہ چاہتی تھی؟ تب وہ اس بچے کو لے کر اندر چلی گئی۔

وہ عارف باللہ اس ماں کے اس قول پر بار بار غور کرتے رہے اپنی نافرمانی سے مجھے رحمت و شفقت کے برعکس اس رویے پر مجبور نہ کر جو میری جبلت نہیں۔
 پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر غور کیا۔
 ”اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحیم و شفیق ہے جتنی ماں اپنے بچے پر۔“

ماں کی شفقت کا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کیا مقابلہ۔ اس کی رحمت نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے جب بندہ اپنی نافرمانی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر لیتا ہے تو گو یا وہ اس رحمت کے ہٹ جانے کا مستدعی ہوتا ہے اور جب وہ تائب ہو جاتا ہے تو وہ اپنے رب سے اس امر کی استدعا کرتا ہے جس کا وہ اہل ہوتا ہے
 (مدارج السالکین جلد ۱ ص ۷۱۳)

درود شریف

درود کا مفہوم | اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:-

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ
 يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا
 تَسْلِيمًا

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والے لوگو! تم بھی اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجو۔

(الاحزاب - ۵۶)

صَلَاة کا لفظ تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

صَلَّى فَلَانٌ - دعا مانگنا۔

صَلَّى عَلَيْهِ - کسی کے لئے بھلائی کی دعا کرنا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ - آپ کے اسم گرامی کو بلند کرنا۔ آپ پر رحمت کرنا اور آپ کے کام کو برکت عطا کرنا۔

یہاں تینوں معنی مراد ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا آپ پر درود بھیجنے کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں میں برکت اور آپ کے نام کو بلندی عطا کرتا ہے، آپ پر رحمتیں نازل کرتا ہے آپ کی مدح کرتا ہے اور آپ کو بلند درجات عطا کرتا ہے۔ آپ پر فرشتوں کا درود بھیجنا اس معنی میں ہے کہ وہ آپ سے سجدہ محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے آپ کے لئے بلند درجات اور رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

اہل ایمان کو آپ پر درود بھیجنے کا حکم دینے کا معنی یہ ہے کہ اہل ایمان آپ سے محبت کریں، آپ کی تعریف کریں اور آپ کے گرویدہ ہو جائیں اہل ایمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح محبت کریں کہ آپ ان کے نزدیک دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں حتیٰ کہ خود ان کی جان سے بھی زیادہ۔

جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی :-

”یا رسول اللہ! آپ میری جان کے سوا مجھے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں،“ آپ نے فرمایا ”نہیں عمر! جب تک میں تجھے تیری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (اس وقت تک یہ محبت کامل نہیں) حضرت عمر نے عرض کی ”یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان سے بھی عزیز ہیں،“ آپ نے فرمایا ”اے عمر! اب (تمہاری محبت کامل ہے)

امام بخاری رحمہ اللہ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت انسؓ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ اس کے بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“
(صحیح بخاری جلد ۱ ص ۵۸)

آپ کے احسانات میں امت کے ہر فرد کا روال روال زیر بار ہے اہل ایمان کو آپ کے توسط سے ہدایت کی سعادت نصیب ہوئی ہے، تشکر کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آپ سے محبت کریں آپ کا نام زبان پر آئے تو ہم آپ کے احسانات کا اعتراف کریں زبان سے آپ کی مدح و تعریف کریں، اللہ تعالیٰ سے آخرت میں آپ کے لئے مقام محمود اور رحمت کی دعا کریں، علامہ ابن قیمؒ ”جلاء الافہام“ میں آپ کا نام سنکر درود کے واجب ہونے کے قائلین کے دلائل کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

”ان احسانات کے مقابلے میں انسان اپنی ہر سانس میں درود شریف کا ورد جاری رکھے تو بھی ان کے بارے سے سبکدوش ہونا محال ہے، پھر یہ کہ معمولی حالات کے مطابق یہ روزانہ پیش آنے والی باتیں ہیں کہ اگر کسی شخص کے ساتھ کسی نے کوئی دنیاوی احسان کیا ہو اور یہ شخص اپنے محسن کے تذکرے کے وقت اس کے احسان کا اعتراف نہ کرے یا اس کو بھلائی سے یاد نہ کرے تو ہر انسان اس کو لئیم و احسان فراموش کہتا ہے۔ پس اس سب سے بڑے محسن و منعم واجب الاکرام کے احسانات و نبوی و انجروی کے مقابلے میں جس کے انعامات و احسانات کی حقیقت کا دل میں اندازہ کرنا ہی بہت مشکل ہے چہ جائیکہ ان سے سبکدوشی حاصل کی جائے اگر اس کا نام سنکر کوئی شخص درود پڑھنے میں ہٹک کرے تو اس سے زیادہ بخیل اور لئیم کون ہے یہی وہ امر ہے جس کے

باعث سے آپ نے احادیث میں ایسے شخص کی نسبت الفاظ عین و غیر استعمال فرمائے ہیں۔ حقیقہً ایسا محسن اس امر کا مستحق ہے کہ جب اس کا ذکر ہو انسان اپنی تمام طاقت و کوشش اس کی مدح و ثناء میں خرچ کر دے، درود شریف پڑھنا تو اقل درجہ ہے پھر یہ کہ ایسے شخص کے حق میں جو آپ کا ذکر سن کر درود نہ پڑھے آپ نے ناک خاک آلود ہونے کی بددعا فرمائی ہے۔

(جلاء الافہام مترجم ص ۲۱۱)

ایک غلط فہمی کا ازالہ | یہاں وجوب درود شریف کے متعلق فقہی تفصیلات کا ذکر کرنا مقصود نہیں تاہم ایک غلط تاثر کا ازالہ کرنا ضروری ہے جو ایک بدعتی گروہ نے اہل حدیث اور حنابلہ کے متعلق پھیلا رکھا ہے کہ یہ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے منکر ہیں حالانکہ اکثر اہل حدیث اور حنابلہ نہ صرف درود شریف کی فضیلت اور اس کے مندوب ہونے کے قائل ہیں بلکہ نماز میں تشہد کے بعد درود شریف کے واجب ہونے کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک اگر تشہد کے بعد درود شریف نہ پڑھا جائے تو نماز نہیں ہوتی۔ نیز ان کے نزدیک وہ شخص انتہائی بخیل اور بد بخت ہے جو آپ کا اسم گرامی سُنے اور آپ پر درود شریف نہ پڑھے۔

تعجب ہے خود ان حضرات کا مسلک یہ ہے کہ نمازی اگر آخری تشہد کے بعد درود شریف پڑھے بغیر سلام پھیر دے تو نماز ہو جاتی ہے۔ بلکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بہت معروف ہے کہ وہ زندگی میں صرف ایک بار درود شریف کے واجب ہونے کے قائل تھے۔ جیسے زندگی میں صرف ایک بار کلمہ شہادت پڑھنا واجب ہے۔ (تفسیر القرآن جلد ۱ ص ۱۲)

درحقیقت اہل حدیث تو صرف اس مروج اور غیر منون درود پر نکیر کرتے ہیں جو اہل بدعت نے مختلف دینی اجتماعات اور دینی ارکان وغیرہ میں بالکل نئے الفاظ اور نئی ہیئات کے ساتھ گھڑ لئے ہیں جن کا خیر القرون میں

وجود تک نہ تھا۔ خیر القرون تو کیا پچھلے سچاس برس تک ان کا وجود نہ تھا۔ اہل حدیث تو بہت کثرت سے درود شریف پڑھتے ہیں اور حتی الامکان انہی الفاظ میں پڑھتے ہیں جن الفاظ میں صحابہ کرام پڑھا کرتے تھے۔ وہ الفاظ جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو سکھائے تھے۔

یہ بات اہل علم کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگی کہ فضائل درود شریف پر اولین جامع کتاب ”جلد الافہام“ ایک اہل حدیث امام نے لکھی ہے جو ان بدعتی حضرات کے ہاں انتہائی معتبور شخصیت ہیں۔ اصل کتاب عربی میں ہے اور یہ بھی تعجب انگیز بات ہے کہ اس کتاب کا اردو ترجمہ خود انہی حضرات نے کیا ہے اور ان کے ہم مسلک ناشر نے اسے شائع کیا ہے۔ یہ کتاب اس امر کی دلیل ہے کہ اہل حدیث علماء ہمیشہ درود شریف کے فضائل کی اشاعت میں کوشاں رہے ہیں۔

درود شریف کے فضائل

۱۔ حضرت ابو طلحہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کے چہرہ مبارک پر خوشی صاف نظر آ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا:-

”میرے پاس جبریل آئے اور کہا، آپ اس پر خوش نہیں کہ آپ کی امت میں سے جو کوئی آپ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا میں اس پر دس مرتبہ درود پڑھوں گا اور جو کوئی آپ پر ایک مرتبہ سلام کہے گا میں اس پر دس مرتبہ سلام کہوں گا“ (سنن نسائی جلد ۳ ص ۲۱۵)

(سنن دارمی جلد ۲ ص ۲۲۵)

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود

پڑھتا ہے۔ (سنن دارمی جلد ۲ صفحہ ۲۲۲) (سنن نسائی جلد ۲ صفحہ ۵)

۳۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھتا ہے، اس کے دس گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دئے جاتے ہیں۔ (سنن نسائی جلد ۳ صفحہ ۱۲)

۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

”اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں چلتے پھرتے رہتے ہیں اور مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔“ (سنن نسائی جلد ۳ صفحہ ۴۳) (سنن دارمی جلد ۲ صفحہ ۲۲۵)

۵۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

”لوگوں میں سے قیامت کے روز میرے قریب اور میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق وہ ہے جو سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھتا ہے۔“

(سنن ترمذی جلد ۱ صفحہ ۳۵۳)

۶۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں:-

”دعا زمین اور آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے اور آسمانوں پر نہیں جاتی جب تک کہ تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجو۔“ (سنن ترمذی ج ۱ صفحہ ۱۵۴)

۷۔ حضرت عبداللہ بن عوفؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

”جبریلؑ نے مجھ سے کہا ہے کہ کیا میں آپ کو خوشخبری نہ دوں؟

اللہ تعالیٰ آپ سے فرماتا ہے کہ جو کوئی آپ پر درود پڑھے گا میں اس پر درود پڑھوں گا اور جو کوئی آپ پر سلام کہتا ہے میں اس پر سلام کہتا ہوں۔“

(مسند امام احمد جلد ۲ حدیث نمبر ۱۶۶۲)

۸۔ حضرت حسین بن علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا، ”وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود پڑھتا ہے“

(مسند امام احمد جلد ۳ حدیث ۱۶۳۶)

۹۔ حضرت ابوامامہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

”جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کر دو کیونکہ ہر جمعہ کو میری امت کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہے وہ منزلت میں سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔“

(سنن کبریٰ بیہقی جلد ۳ ص ۲۴۹)

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

”جو کوئی مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر مرتبہ درود پڑھتے ہیں۔“

(مسند امام احمد جلد ۱۱ حدیث ۶۷۵۵)

۱۱۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

”جب تم مؤذن کی اذان سنو تو وہی کلمے پڑھو جو مؤذن پڑھتا ہے۔ پھر مجھ پر درود پڑھو جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے ”وسیلہ“ کی دعا کرو ”وسیلہ“ جنت میں ایک ایسا مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ایک خاص بندے کو نصیب ہوگا مجھے توقع ہے کہ وہ خاص بندہ میں ہوں جو کوئی میرے لئے وسیلہ کی دعا کرتا ہے قیامت کے روز اس کی شفاعت حلال ہے۔“

(مسند امام احمد ج ۱۰ حدیث ۶۵۶۸، سنن نسائی ج ۲ ص ۲۵۲۔ البدایہ ج ۱ ص ۲۰۶)

سنن ترمذی ج ۴ ص ۲۹۴، سنن کبریٰ بیہقی ج ۱ ص ۲۹۰

۱۲۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

”جب تم مجھ پر درود پڑھو تو میرے لئے اللہ تعالیٰ سے ”وسیلہ“ کی دعا کیا کرو۔“

عرض کی گئی ”یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟“
فرمایا: ”جنت میں بلند ترین درجہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے کسی ایک خاص بندے کو حاصل ہوگا اور مجھے تو قہر ہے وہ بندہ میں ہوں“

(مسند امام احمد جلد ۱۲ حدیث ۷۵۸۸)

۱۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور مجھ پر درود نہ بھیجے“ (سنن ترمذی ج ۱ ص ۲۷۱، جلاء الافہام ص ۳۲)

۱۴۔ حضرت سہیل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے وضو نہ کیا اس کی نماز نہیں ہوئی جو وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھے اس کا وضو نہیں ہوتا۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور جو انصار سے محبت نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی“ (سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۱۱، جلاء الافہام ص ۳۲ بحوالہ طبرانی)

۱۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:

”جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو تو بہترین طریقے سے درود پڑھو۔ تمہیں کیا معلوم کہ شاید درود شریف آپؐ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہو“ (سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۹۳)

۱۶۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کوئی مجھ پر درود شریف پڑھنا بھول جاتا ہے جنت کی راہ اس سے چوک جاتی ہے“ (سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۹۳)

۱۷۔ حضرت شداد بن ابراہیمؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”درود شریف کا بہترین طریقہ اور بہترین الفاظ وہ ہیں جن کی تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو دی ہے۔ آپؐ کے الفاظ کے مقابلے میں ہمارے اپنے گھڑے ہوئے الفاظ اور طریقے ”وہترین“ کے زمرے میں نہیں آ سکتے۔“

تمہارے دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے، اس دن حضرت آدم کی تخلیق کی گئی، اسی روز صور پھونکا جائے گا، اسی روز بے ہوشی ہوگی، اس روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

ایک شخص نے عرض کی ”یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کی خدمت میں کیسے پیش کیا جائیگا حالانکہ آپ تو مٹی ہو چکے ہوں گے یعنی آپ کا جسم گل چکا ہوگا“

آپ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام ٹھہرا دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے جسد مبارک کو کھائے“ (سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۳۵۳، سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۵۶۲)

۱۸۔ ”حضرت ابی بن کعبؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھائی رات کا گزر جانے پر اٹھ کر لوگوں سے فرمایا:-

”اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو، اللہ کا ذکر کرو ہلا دینے والی گھڑی آ رہی ہے اس کے

پیچھے اس سے بھی زیادہ سخت گھڑی ہے، موت اپنے تمام تر ساز و سامان کے ساتھ آگئی

موت اپنے تمام تر ساز و سامان کے ساتھ آگئی ہے“

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی،

یا رسول اللہ! میں اکثر آپ پر درود شریف پڑھتا رہتا ہوں، اس میں کتنا حصہ

حضور کے لئے مختص کر دوں؟

آپ نے فرمایا ”جو تو چاہے“

میں نے عرض کی ”کیا ایک چوتھائی؟“

آپ نے فرمایا ”جو تیرا دل چاہے البتہ اگر اس سے زیادہ پڑھے گا تو یہ تیرے

لئے بہتر ہے“

میں نے عرض کی ”نصف؟“

آپ نے فرمایا! جو تیرا دل چاہے البتہ اگر تو اس سے زیادہ پڑھے گا تو یہ

تیرے لئے بہتر ہے۔“

میں نے عرض کی ”دو تہائی؟“

آپ نے فرمایا، ”جتنا تہاجر اللہ اگر اس سے زیادہ پڑھے گا، تیرے لئے بہتر ہے۔“

میں نے عرض کی ”میں اپنا تمام درود شریف آپ کے لئے مختص کرتا ہوں“
 آپ نے فرمایا ”تب تیرا یہ فعل تجھے ہر قسم کے رنج و غم سے آزاد کر دے گا اور اس کی وجہ سے تیرے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے“ (جلاء الافہام ص ۵۵)

درود شریف پڑھنے کے مواقع | اب ہم ان مواقع کا ذکر کرتے ہیں جہاں درود شریف پڑھنا مشروع ہے۔ ان میں بعض مواقع پر بعض اہل علم کے نزدیک درود شریف پڑھنا واجب ہے اور بعض مواقع پر مستحب ہے۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سنکر، بعض علماء اس موقع پر درود شریف پڑھنا واجب قرار دیتے ہیں۔

۲۔ آخری تشہد کے بعد سلام سے قبل درود شریف پڑھنا امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور اکثر فقہائے اہل حدیث کے نزدیک تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا ضروری ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۳۔ دعائے قنوت کے بعد۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو تروروں میں پڑھنے کے لئے جو دعائے قنوت سکھائی تھی وہ اَللّٰهُمَّ اَهْدِنِيْ فِيْ جَمْعٍ هَدًى يَّتَّسِعُ لِيْ مِنْ شَرْعِ مُحَمَّدٍ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ پُر ختم ہوتی ہے۔ (سنن نسائی ج ۳ ص ۲۵۸)

۴۔ نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور بعض دیگر فقہائے حدیث کے نزدیک نماز جنازہ میں درود شریف پڑھنا واجب ہے۔

۵۔ جمعہ، عیدین، استسقاء اور نکاح وغیرہ کے خطبوں میں درود شریف پڑھنا امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک واجب ہے ان کے نزدیک کوئی خطبہ درود شریف کے بغیر صحیح نہیں۔

۶۔ آذان سنکر آذان کی دعا کے بعد درود شریف پڑھنا مسنون ہے۔ اسی طرح اقامت کے وقت قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے الفاظ سن کر درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

۷۔ دعا مانگتے وقت درود شریف پڑھنا قبولیت دعا کا ضامن ہے اس کے تین طریقے مشروع ہیں۔

اول:- اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد اور دعا سے قبل درود پڑھنا۔
ثانی:- دعا سے قبل دعا کے بعد اور دعا کے وسط میں درود پڑھنا۔
ثالث:- دعا سے قبل اور دعا کے بعد درود پڑھنا۔

۸۔ مسجد میں داخل ہوتے اور مسجد سے باہر نکلتے وقت درود شریف پڑھنا مسنون ہے۔
۹۔ صفاد مردہ پر پہنچنے پر دعا کے ساتھ درود شریف پڑھنا قبولیت دعا کا ضامن ہے۔

۱۰۔ کسی مجلس سے اٹھنے سے قبل درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔
۱۱۔ حج میں تلبیہ سے فارغ ہونے کے بعد درود شریف پڑھنا مسنون ہے اور تواضع دعا میں سے ہے۔

۱۲۔ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔
۱۳۔ بازار جاتے وقت درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔
۱۴۔ کسی دعوت سے فارغ ہو کر درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔
۱۵۔ رات کو سونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بیدار ہونے کے بعد درود شریف پڑھنا مسنون ہے۔

۱۶۔ قرآن مجید ختم کر کے بعد درود شریف پڑھنا بعض ائمہ کے نزدیک مستحب ہے۔

۱۷۔ جمعہ کے روز کثرت سے درود پڑھنا بے انتہا ثواب کا حامل ہے۔

۱۸۔ مسجد کے پاس سے گزرتے وقت درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

۱۹۔ کثرتِ غم، تکلیف اور کرب کے وقت طلبِ معفرت کے ساتھ درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

۲۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ گرامی ”محمد“ (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھتے وقت درود شریف بھی ساتھ لکھنا چاہئے۔ قرونِ اولیٰ سے لے کر اب تک محدثین اور دیگر اہلِ علم کا یہی طریقہ رہا ہے۔ نیز درود شریف کو پورا لکھنا چاہئے (”محمد صلعم“ وغیرہ کی صورت میں) اختصار کے ساتھ نہیں لکھنا چاہئے۔
۲۱۔ تعلیم اور وعظ وغیرہ کے وقت ابتداء و انتہاء درود شریف سے کرنا مستحب ہے۔

۲۲۔ صبح و شام درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

۲۳۔ فقر و فاقہ سے خوف کے وقت درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

۲۴۔ چھینک آنے کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کے ساتھ درود شریف پڑھنا بعض روایات کے مطابق منون ہے۔

۲۵۔ وضو سے فارغ ہو کر وضو کی دعا پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھنا منون ہے۔

۲۶۔ گھر میں داخل ہوتے وقت درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

۲۷۔ ذکرِ الہی کے لئے لوگوں کے جمع ہونے کے وقت درود شریف پڑھنا منون ہے۔

۲۸۔ قرآن مجید کی قرأت کے دوران اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ مبارک آجائے تو فقہائے اہلِ حدیث کے نزدیک وقف کر کے پہلے درود شریف پڑھ لیا جائے۔

۲۹۔ سوتے وقت درود شریف پڑھنا بعض اہلِ علم کے نزدیک مستحب ہے۔

۳۰۔ بھلائی کے ہر کام کی ابتداء خواہ تحریری ہو یا تقریری اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور درود شریف سے کرنی چاہئے۔

۱۔ ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ پڑھنے والے پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے

۲۔ دس درجے بلند کرتا ہے۔

۳۔ دس گناہ معاف کرتا ہے۔

۴۔ پڑھنے والے کے اعمال میں دس نیکیاں بڑھادی جاتی ہیں۔

۵۔ درود شریف سے دعا کی قبولیت کی ضمانت مل جاتی ہے۔

۶۔ درود شریف پڑھنے والے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوتی ہے۔

۷۔ قیامت کے روز آپ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔

۸۔ نادار آدمی کے لئے درود شریف پڑھنا صدقہ کا قائم مقام ہے۔

۹۔ درود شریف کے ورد سے دنیاوی حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔

۱۰۔ درود شریف پڑھنے والے پر فرشتے درود پڑھتے ہیں۔

۱۱۔ درود شریف پڑھنے والا قیامت کی ہولناکیوں سے مامون رہتا ہے۔

۱۲۔ درود و سلام پڑھنے والے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اباً سلام کہتے ہیں

۱۳۔ درود شریف کے ورد سے بھڑکی ہوئی شئی یا بات یاد آ جاتی ہے۔

۱۴۔ درود شریف کا ورد فقر و فاقہ کو دور کرنے کا سبب بنتا ہے۔

۱۵۔ درود شریف پڑھنے والے کو پل صراط کی ہولناک گھاٹی میں نور عطا ہوتا ہے

۱۶۔ درود شریف کے ورد سے درود شریف پڑھنے والے کی ذات اور عمر

و عمل میں برکت عطا ہوتی ہے۔

۱۷۔ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

۱۸۔ درود شریف پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اضافہ اور

دوام عطا ہوتا ہے، یہ محبت اور شوق بڑھتا چلا جاتا ہے۔

۱۹۔ درود شریف پڑھنے والے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کرتے ہیں۔

برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور اُن
کی اولاد پر، بے شک تو قابل تعریف
اور بزرگی والا ہے۔

(ذیل الاوطار، علامہ شوکانی ج ۲)
جلد ۲ ص ۲۱۸

اِلٰ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اِلِ مُحَمَّدٍ
وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ
وَعَلٰى اِلِ اِبْرٰهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ
اِنَّكَ حَبِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ذیل الاوطار میں امام نوویؒ کے اس مسلک کو نقل کرنے سے ظاہر ہوتا ہے
علامہ شوکانی ان روایات کے جمع کرنے کو افضل سمجھتے ہیں۔

البتہ علامہ ابن قیمؒ تمام روایات کے الفاظ کو ایک درود شریف میں جمع
کرنا مستحسن نہیں سمجھتے۔ (جلاء الافہام ص ۱۴ تا ص ۱۵)

ہمارے ہاں زیادہ تر درود شریف کے وہ الفاظ معروف ہیں جو ابن ماجہ
نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حوالے سے نقل کئے ہیں۔

اے اللہ محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر
درود بھیج جیسے تو نے ابراہیمؑ
اور آلِ ابراہیمؑ پر درود بھیجا
ہے۔ بے شک تو قابل تعریف
اور بزرگی والا ہے۔

اے اللہ تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اِلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ
عَلٰى اِلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ
حَبِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ

برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور اُن
کی اولاد پر، بے شک تو قابل تعریف
اور بزرگی والا ہے۔

(ذیل الاوطار، علامہ شوکانی ج ۲)
جلد ۲ ص ۲۱۸

اِلٰ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اِلِ مُحَمَّدٍ
وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ
وَعَلٰى اِلِ اِبْرٰهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ
اِنَّكَ حَبِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ذیل الاوطار میں امام نوویؒ کے اس مسلک کو نقل کرنے سے ظاہر ہوتا ہے
علامہ شوکانی ان روایات کے جمع کرنے کو افضل سمجھتے ہیں۔

البتہ علامہ ابن قیمؒ تمام روایات کے الفاظ کو ایک درود شریف میں جمع
کرنا مستحسن نہیں سمجھتے۔ (جلاء الافہام ص ۱۴ تا ص ۱۵)

ہمارے ہاں زیادہ تر درود شریف کے وہ الفاظ معروف ہیں جو ابن ماجہ
نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حوالے سے نقل کئے ہیں۔

اے اللہ محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر
درود بھیج جیسے تو نے ابراہیمؑ
اور آلِ ابراہیمؑ پر درود بھیجا
ہے۔ بے شک تو قابل تعریف
اور بزرگی والا ہے۔

اے اللہ تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اِلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ
عَلٰى اِلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ
حَبِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ

بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ
 إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

پر برکت نازل فرما جیسے تو نے
 ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت
 نازل فرمائی ہے بے شک تو قابل
 تعریف اور بزرگی والا ہے۔

دس سن ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۹۳

درود شریف کے انہی الفاظ میں برکت اور فضیلت ہے جو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہیں اور جو آپ نے خود صحابہ کرام کو سکھائے
 ہیں۔ اور انہی الفاظ کو یاد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حتیٰ الوسع ان الفاظ سے
 اجتناب کرنا چاہئے جو کچھ لوگوں نے عجبی اسلوب میں آپ کے سکھائے ہوئے
 درود شریف کے مقابلے میں اختراع کر کے ان کو مختلف نام دے دیئے ہیں۔

اسم اعظم

امام ابو داؤد حضرت بکر بن عبد ربیعہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا وہ اس طرح دعا کر رہا تھا۔
 اے اللہ میں تجھ سے اس وسیلے سے سوال
 کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اللہ
 ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو
 ایک ہے بے نیاز ہے جس نے کسی کو
 جنم نہیں دیا نہ اس کو کسی نے جنم دیا
 ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي
 أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا
 إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ
 الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ
 وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

آپؐ نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کے ایسے نام کا واسطہ دے کر سوال کیا ہے کہ اس نام کے وسیلے سے جب سوال کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور عطا کرتا ہے اور جب اسے اس نام کے وسیلے سے پکارا جاتا ہے تو وہ جواب دیتا ہے۔ (سنن نسائی جلد ۳ ص ۵۲ - سنن ترمذی جلد ۴ ص ۲۵۲ - سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۵۵۲) سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۱۲۶

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا پھر اس نے (نماز پڑھنے کے بعد) یہ دعا مانگی۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ
لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ۔

اے اللہ! میں تجھ سے اس وسیلے سے دعا کرتا ہوں کہ صرف تو ہی حمد کا سزاوار ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو آسمانوں اور زمین کو تخلیق بخشنے والا ہے، اے جلال و اکرام کے مالک! اے زندہ اور تمام کائنات کو قائم رکھنے والی ہستی!

آپؐ نے ارشاد فرمایا ”اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے ”اسم عظیم“ کے وسیلے سے دعا مانگی ہے کہ جب اس کا واسطہ دے کر دعا مانگی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے اور جب اس سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے۔

(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۵۵۲ - سنن نسائی جلد ۳ ص ۵۲، سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۱۲۶)

سنن ترمذی جلد ۱ ص ۲۴

سنن ابن ماجہ میں ”اسم عظیم“ کی بجائے ”اسم اعظم“ آیا ہے۔

اسما بنت یزید روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم دو آیتوں میں ہے۔

۱۔ وَاللّٰهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ۔

۲۔ سورۃ آل عمران کی پہلی آیت۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

(سنن ابی داؤد جلد ۵۵۵، سنن ابن ماجہ جلد ۴ ص ۱۲۶)

قاسم بن عبد الرحمن شامی کہتے ہیں کہ اسم اعظم ان تین سورتوں میں ہے۔ سورۃ البقرۃ، سورۃ آل عمران اور سورۃ طہ۔ (سنن ابن ماجہ جلد ۴ ص ۱۲۶)

قاسم بن عبد الرحمن شامی کہتے ہیں کہ مجھے ٹھو صحابہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہے میں نے جب اسم اعظم کو ان تینوں سورتوں میں تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ”اَلْحَيُّ الْقَيُّومُ“ ہے۔ (عون المعبود مع سنن ابی داؤد جلد ۵۵۵)

علامہ ابن قیم مدارج السالکین میں رقمطراز ہیں:-

”سالکین نے جن دعاؤں کو آزمایا اور ان کو تیر مہدف پایا ان میں سے ایک مجرب نسخہ یہ ہے کہ کوئی شخص اگر ”یا حییٰ یا قیوم لا الہ الا انت“ نہایت باقاعدگی سے ہمیشہ پڑھتا رہے تو اسے حیات قلب اور حیات عقل حاصل ہوتی ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ قدس روحہ یہ دعا بہت کثرت سے پڑھا کرتے تھے ایک روز انہوں نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ کے اسماء ”حییٰ وقیوم“ میں حیات قلب کے لئے ایک عظیم تاثیر ہے، وہ اشارہ کیا کرتے تھے کہ ان دونوں ناموں میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم پوشیدہ ہے، میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس دعا کو ہر روز صبح کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان چالیس مرتبہ پڑھتا ہے تو اس کا دل زندہ ہو جاتا ہے اور اس کا دل کبھی نہیں مرتا۔

یا حییٰ یا قیوم لا الہ الا انت برحمتک استغیث

(مدارج السالکین ج ۱ ص ۲۸۵)

اے حییٰ وقیوم! تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تیری رحمت کے وسیلے سے تجھ سے مدد مانگتا ہوں۔

امام ترمذی حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرب انگیز امور میں یا حییٰ یا قیومؓ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ کا ورد کیا کرتے تھے۔
(سنن ترمذی جلد ۴ ص ۲۶۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے وقت یا ذا الجلال والاکرام کے ذکر کا کثرت سے التزام کیا کرو۔ (سنن ترمذی جلد ۴ ص ۲۶۴)
بعض علماء خصوصاً ”حسن حصین“ کے مصنف علامہ جزیریؒ نے اسے اہم اعظم کے زمرے میں نقل کیا ہے۔

دُعائے آداب

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی طریق کار یہ تھا کہ دعا مانگتے وقت قبلہ رخ ہو جایا کرتے تھے۔
www.KitaboSunnat.com

اگرچہ آپؐ سے قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے دعا کرنا بھی ثابت ہے۔
(صحیح بخاری جلد ۶ ص ۱۴۳)

۲۔ حضرت انسؓ اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ رہی تھی۔
(صحیح بخاری جلد ۱۱ ص ۱۱۱ و ۱۸۴)

۳۔ پورے عزم کے ساتھ دعا مانگنی چاہئے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

”تم میں سے جب کوئی اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو وہ پورے عزم و یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے یہ ہرگز نہ کہے کہ ”اے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو مجھے عطا کر دے“۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔

(صحیح بخاری جلد ۶ ص ۱۳۹، سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۵۵۲)

۴۔ دعا سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور تجید کی جائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جائے اور بغیر کسی عجلت کے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی جائے۔

د صحیح بخاری جلد ۱۱ ص ۱۴، سنن ترمذی جلد ۴ ص ۲۵۳، سنن نسائی جلد ۳ ص ۴۱

سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۵۵۲

۵۔ دعا انتہائی خشوع و خضوع اور پورے حضور قلب اور قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے

کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ بڑا رحیم اور کریم ہے وہ اپنے بندوں کے پھیلے ہوئے ہاتھوں کو کبھی خالی نہیں ٹوٹاتا۔ بے دلی اور غفلت کے ساتھ مانگی ہوئی دعائیں

قبول نہیں ہوتیں۔ (سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۵۵۳، سنن ترمذی جلد ۴ ص ۲۵۳ و ص ۲۵۴)

۶۔ اپنی دعائیں صبح اور قافیہ بندی کے تکلف سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ یہ آپ کا اور

صحابہ کرام کا طریق نہ تھا۔ (صحیح بخاری جلد ۱ ص ۱۳۸)

امام غزالیؒ اس کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ قافیہ بندی انکسار اور تذلل کے منافی ہے

(احیاء العلوم مترجم جلد ۱ ص ۳۶۹)

انسان فقر و کی قافیہ بندی کے تکلف میں مشغول ہو کر حضور قلب سے محروم ہو جاتا ہے۔

۷۔ نہایت پست آواز میں خضوع و خشوع کے ساتھ گڑ گڑا کر دعا کرنی چاہئے۔ قرآن

مجید میں بہت سے مقامات پر اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے خود رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اس کی خصوصی تاکید فرمائی ہے۔ (صحیح بخاری جلد ۶ ص ۱۳۵ جلد ۱ ص ۱۸۶)

سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۵۱۲، سنن ترمذی جلد ۴ ص ۲۴۸

۸۔ نہایت خشوع و خضوع اور تذلل و انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اس کے

اسماء و صفات کے طفیل دعا کرنی چاہئے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ لِلّٰهِ

الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا (اللہ تعالیٰ کے اچھے نام ہیں تم اس کو ان ناموں

سے پکارو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی دعائیں اس کی طرف

اشارہ کرتی ہیں۔ (مثلاً صحیح بخاری جلد ۱ ص ۱۹۳)

بعض احادیث میں آتا ہے کہ اپنے نیک اعمال کا واسطہ دے کر دعا کی جائے تو وہ

قبول ہوتی ہے۔

چنانچہ اس بارے میں ان تین آدمیوں کی دعا مشہور ہے جو ایک غار میں پھنس گئے تھے جب انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اپنے نیک اعمال کا واسطہ دے کر دعا کی تو غار کے منہ پر سے پتھر ہٹ گیا تھا۔ قرآن مجید میں بھی اس امر کی طرف اشارے موجود ہیں۔ (صحیح بخاری جلد ۲ ص ۴۰۸، ص ۴۰۹)

۹۔ التجار کے ساتھ دعائیں تکرار مستحسن ہے۔ (صحیح بخاری جلد ۱۱ ص ۱۹۲)
علامہ ابن حجر نے صحیح ابن حبان ۴ کے حوالے سے فتح الباری میں نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا اور استغفار کو تین تین بار دہرایا کرتے تھے (صحیح بخاری جلد ۱۱ ص ۱۹۳، سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۵۶۱)

۱۰۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور درود شریف کے بعد مستحسن یہ ہے کہ پہلے اپنی ذات کے لئے دعا کرے پھر دوسروں کے لئے دعا کرے۔

(سنن ترمذی جلد ۴ ص ۲۲۴، سنن ابن ماجہ جلد ۴ ص ۱۲۶۶)

۱۱۔ جب ہاتھ اٹھا کر دعا کی جائے تو دعا کے اختتام پر اپنے ہاتھ چہرے پر پھیر لینے چاہئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہی تھا۔

(سنن ابی داؤد جلد ۵ ص ۵۵۳، ص ۵۵۴)

اہل علم کہتے ہیں کہ ہاتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت نازل ہونے کا مقام ہے۔

دعا کی مقبولیت کے لئے دعا کرنے والے میں مندرجہ ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

قبولیت دعا کی شرائط

۱۔ رزق حلال ہو۔

۲۔ حلال کمائی سے لباس بنا ہوا ہو۔

۳۔ غافل دل کے ساتھ دعا نہ کی جائے۔

۴۔ قطعی رحمی سے اجتناب

سنن ترمذی جلد ۴ ص ۲۲۶

۵۔ گناہ کی دعا سے اجتناب

وہ احوال و ظروف جن میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔

جب بندہ مومن پوری جمعیت قلبی کے ساتھ دعا مانگتا ہے اور ان تمام آداب اور شرائط کو پورا کرتا ہے جو قبولیت دعا کے لئے ضروری ہیں اور ان اوقات اور احوال میں اللہ تعالیٰ کے سامنے انتہائی ذلت اور انکساری کے ساتھ گریہ و زاری کرتا ہے جن میں دعا کے قبول ہونے کی خوشخبری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے، تو اس کی دعا کا قبول ہونا یقینی ہے۔

آئیے ہم دیکھیں کہ وہ کون کون سے اوقات اور احوال ہیں جن میں اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے اور اپنے بندے کو خالی ہاتھ واپس نہیں لوٹاتا۔

۱۔ رات کا آخری حصہ قبولیت دعا کا وقت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے:-

”کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا کو قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اُسے عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے اور میں اس کو بخش دوں“ (صحیح بخاری جلد ۳ ص ۲۹)

۲۔ تقریباً تمام محدثین حضرت ابو ہریرہؓ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

”جمعہ کے روز ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ اگر بندہ مومن اس گھڑی میں نماز پڑھ رہا ہو وہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے اللہ تعالیٰ اُسے عطا کرتا ہے“

(صحیح بخاری جلد ۲ ص ۴۱۵)

یہ گھڑی کونسی ہے؟ اس بارے میں چالیس سے زیادہ اقوال پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے دو قول زیادہ مشہور ہیں۔

اول:- یہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت سے لے کر نماز جمعہ کے اختتام

تک کے درمیانی عرصہ میں آتی ہے۔

دوم:- یہ گھڑی دن کے آخری حصے میں آتی ہے۔ چنانچہ بہت سے صحابہ کرام کے نزدیک یہ گھڑی دن کے آخری حصے میں آتی ہے، امام احمد، امام اسحاق بن راہویہ اور متاخرین اہل علم کی ایک جماعت نے اسی کو اختیار کیا ہے (نیل الاوطار شوکانی ج ۳ ص ۲۵۷ د ۲۵۸)۔
۳۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان اور اقامت کے درمیان کی ہوئی دعا رد نہیں ہوتی۔ (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۱۷)

(سنن ترمذی ج ۱ ص ۱۸۵)

۴۔ ابو امامہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی۔

”کونسی دعا قبول ہوتی ہے؟“

آپؐ نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں اور فرضوں کے بعد۔

(نیل الاوطار جلد ۲ ص ۳۲۵، سنن ترمذی جلد ۱ ص ۲۵۸)

۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

”بندہ سجدے کی حالت میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے

اس لئے سجدوں میں کثرت سے دعا کیا کرو۔“ (سنن نسائی جلد ۲ ص ۲۲۶)

حالتِ سجدہ بندے کی انتہائی ذلت و انکسار کی حالت ہے اور بندہ مؤمن

کی یہ حالت اللہ تعالیٰ کو بے حد محبوب ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سجدوں میں پوری کوشش سے دعا کیا کرو کیونکہ

سجدوں میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ (سنن نسائی جلد ۲ ص ۲۱۸)

۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تین آدمیوں کی دعا

کبھی رد نہیں ہوتی۔ باپ کی دعا۔ مآثر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔

(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۵۶۴)

۷۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے ”مستدرک“ اور ”ہلیۃ الاولیاء“ کے حوالے

سے حضرت سہل بن سعدؓ سے نقل کیا ہے کہ بارش کے وقت کی ہوئی دعا رد

نہیں ہوتی۔ (تفسیر المیزان، شرح موطا امام مالک جلد ۱ ص ۱۷)

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دعا وہ ہے جو عرفہ کے روز مانگی جائے۔ (سنن ترمذی جلد ۱ ص ۲۸۵)

۹۔ عبد اللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افطار کے وقت روزہ دار کی دعا پڑھیں ہوتی۔ (ابن ماجہ جلد ۱ ص ۵۵)

مصیبت اور حزن و غم کی دعائیں

بندہ مومن کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے وہ مخلوق کے پاس شکوہ کرنے کی بجائے اپنے خالق کی طرف رجوع کرتا ہے۔ علامہ ابن قیم ترمذی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو متفکر کر دیتا تو آپ آسمان کی طرف نظر اٹھاتے اور دعائیں مصروف ہو جاتے اور یا حییٰ یا قیومؓ کا ورد کرتے۔

(سنن ترمذی جلد ۱ ص ۲۴۲، الجواب السانی ابن قیم ص ۱۷)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ جب کبھی آپ کو کوئی تکلیف پہنچتی تو آپ ”یا حییٰ یا قیومؓ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَخِيْثُ“ کثرت سے پڑھتے۔ (الجواب السانی ص ۱۷) حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں ”جب کوئی نئی کسی تکلیف اور کرب میں مبتلا ہوتا تو وہ تسبیح سے مدد لیتا تھا“۔ حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب مچھلی نے نگل لیا تو وہ یہ دعا مانگتے رہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ
اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے
بے شک میں ظلم کرنے والوں میں
سے ہوں۔

اس تسبیح کے ساتھ ایک مسلمان جو دعا بھی کرتا ہے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔
(سنن ترمذی جلد ۱ ص ۲۷۲ بروایت سعد بن ابی وقاص)

”متدرک“ کی ایک روایت اس طرح آتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:-

”کیا میں تمہیں کسی ایسی چیز کے متعلق نہ بتاؤں کہ تم میں سے کسی کو کوئی کرب انگیز معاملہ پیش آجائے تو وہ اس کے ذریعے سے دعا مانگے تو دعا قبول ہو جاتی ہے؟“
(الجواب السکافی ص ۵)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رنج اور تکلیف کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ
الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ
السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ
وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں
جو عظمت والا اور حلم والا ہے۔
اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں
وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ
تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں
وہ زمین و آسمان اور عرش کریم کا
مالک ہے۔

(صحیح بخاری جلد ۱۱ ص ۱۲۵)

ایک قیدی کا واقعہ:- یہ دعا بہت مجرب دعا ہے چنانچہ علامہ ابن حجر ”فتح الباری“ میں اس دعا کے متعلق ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ ابن بطال (صحیح بخاری کے شارح) روایت کرتے ہیں کہ مجھے ابو بکر رازیؒ نے بتایا کہ وہ اصفہان میں حافظ ابو نعیمؒ اصفہانی کے پاس حدیث لکھا کرتے تھے۔ وہاں ایک شیخ رہتے تھے جن پر فتویٰ کا دار و مدار تھا۔ ان کا نام ابو بکر بن علیؒ تھا۔ بادشاہ نے ناراض ہو کر ان کو قید میں ڈال دیا۔ (ابو بکر رازی کہتے ہیں کہ) میں نے ایک روز خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپؐ کی دائیں جانب جبریل علیہ السلام تھے جو مسلسل تسبیح پڑھ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

مجھ سے فرمایا:-

ابوبکر بن علیؓ سے کہو کہ وہ رنج اور تکلیف والی وہ دعا پڑھا کرے جو صحیح بخاری میں آئی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کو دور کر دے؛ صبح کے وقت میں نے ان کو اپنے خواب کا واقعہ سنایا انہوں نے وہ دعا پڑھنی شروع کر دی، چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں ان کو رہا کر دیا گیا۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ۱۱ ص ۱۲۱)

حسن بن حسن بن علیؓ کا واقعہ | علامہ ابن حجرؒ فتح الباری میں ابن ابی الدنیاءؒ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ اموی خلیفہ ولید بن عبد الملک نے اپنے عامل عثمان بن حیان کو لکھ بھیجا کہ وہ حسن بن حسنؓ (امام حسنؓ کے بیٹے) کو برسر عام لوگوں کے مجمع میں سو کوڑے لگوائے۔ عثمان بن حیان نے حضرت حسن بن حسنؓ کو بلا بھیجا۔

امام علی بن حسینؓ (زین العابدین) اُن کے پاس آئے اور کہنے لگے اے میرے عم زاد! تکلیف دور کرنے والی یہ دعا پڑھ اللہ تعالیٰ تیری اس مصیبت کو دور فرما دے گا۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ
الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ
الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ
الْكَرِيمِ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظمت والا ہے اور حلم والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو زمین و آسمان اور عرش کریم کا مالک ہے۔

حضرت حسن بن حسنؓ یہ دعا پڑھتے رہے عثمان نے ان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور کہنے لگا میں ایک ایسے شخص کا چہرہ دیکھ رہا ہوں جس پر بہتان

لگایا گیا ہے۔ انہیں چھوڑ دو۔ میں امیر المؤمنین کو ان کا عذر لکھ بھیجوں گا۔ چنانچہ ان کو رہا کر دیا گیا“ (فتح الباری جلد ۱۱ ص ۱۲۴)

حسن بن حسن کا ایک اور واقعہ | حضرت حسن کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے حجاج بن یوسف نے طلب کیا۔ میں یہ

دعا پڑھتا رہا۔ حجاج نے مجھ سے کہا: ”خدا کی قسم میں نے تجھے قتل کرنے کے ارادے سے بلا بھیجا تھا مگر آج تو مجھے فلاں فلاں چیز سے بھی زیادہ محبوب ہے۔“

ایک روایت میں آتا ہے کہ پھر اُس نے کہا ”کوئی حاجت ہو تو مانگ“ (فتح الباری جلد ۱۱ ص ۱۲۴)

مصیبت اور تکلیف کی ایک اور دعا

اے اللہ میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر۔ میرے تمام معاملات درست کر دے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُو
فَلَا تَكِلْنِيْ اِلَى نَفْسِيْ
طَرَفَةً عَيْنٍ وَّ اَصْلَحْ
لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ -

(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۴۸۵)

ایک صحابی کا عجیب و غریب واقعہ | علامہ ابن قیمؒ ابن ابی الدنیا کی کتاب ”مجاہد الدعوة“ کے حوالے

سے ایک صحابی ابو معلقؓ کا ایک عجیب و غریب واقعہ نقل کرتے ہیں۔ جسے علامہ ابن حجرؒ نے بھی اپنی کتاب ”الاصابة في تمييز الصحابة“ میں نقل کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ میں سے ایک صحابی جو کہ

انصاری تھے تجارت کیا کرتے تھے، ان کی کنیت ابو معلق تھی، وہ اپنا اور دوسرے لوگوں کا مال لے کر دُور دُور ملکوں میں جایا کرتے تھے۔ وہ صحابی بیحد عبادت گزار اور بہت پرہیزگار شخص تھے۔ ایک بار وہ مال تجارت لے کر سفر پر نکلے راستے میں ان کو ایک مسلح ڈاکو نے گھیر لیا اور ان سے کہنے لگا۔

”تمہارے پاس جو کچھ ہے یہاں رکھ دو میں تمہیں قتل کرنے لگا ہوں،“ صحابی نے کہا، ”کیا تو مجھے قتل کر کے ہی رہے گا؟ یہ مال سنبھال لو اور مجھے چھوڑ دو۔“

ڈاکو کہنے لگا، ”مال تو اب میرا ہی ہے۔ میں تجھے قتل کروں گا،“ صحابی نے کہا، ”اگر تو نے مجھے قتل کرنے کا تہیہ کر لیا ہے تو مجھے چار رکعت نماز پڑھنے دے۔“

ڈاکو نے کہا، ”ٹھیک ہے تم نماز پڑھ لو،“

صحابی نے وضو کیا اور چار رکعت نماز پڑھ لی اور آخری سجدے میں یہ دعا مانگی۔

يَا دُودُ يَا ذَا الْعَرْشِ
الْبَجِيدُ يَا فَعَّالُ لَهَا
تَرْيِدُ اسْأَلُكَ بِعِزِّكَ
الَّذِي لَا يَرَامُ وَمِلْكِكَ
الَّذِي لَا يُضَامُ وَ
بُورِكَ الَّذِي مَلَأَ
أَرْكَانَ عَرْشِكَ أَنْ

اے دود اور اے عرش کے مالک
اور بزرگی والے اے ہر وہ کام کر
گزرنے والے جو تو چاہتا ہے میں
تجھے تیری عزت و غلبے کا واسطہ دیتا
ہوں جو کہ حصول کے قصد سے بھی
بہت بلند ہے۔ میں تجھے تیرے
اس اختیار اور قدرت کا واسطہ
دیتا ہوں جسے چھینا نہیں جاسکتا
میں تجھے تیرے اس نور کا واسطہ دیتا
ہوں جس سے تیرے عرش کے

ارکان لبریز ہیں۔ تو مجھے اس
ڈاکو کے شر سے بچا۔ اسے مدد
کرنے والے میری مدد کر۔

(تین بار)

تَكْفِيْنِيْ شَرَّ هَذَا اللَّيْلِ
يَا مُغِيْثُ اَعْثِنِيْ يَا
مُغِيْثُ اَعْثِنِيْ يَا مُغِيْثُ
اَعْثِنِيْ۔ (تین بار)

اس صحابیؓ نے یہ دعا مانگی ہی تھی کہ ایک گھوڑا سوار نمودار ہوا جس کے
ہاتھ میں ایک نیزہ تھا۔ جو اس نے اپنے گھوڑے کے کانوں کے درمیان رکھا
ہوا تھا۔ جب ڈاکو نے اُسے دیکھا تو اس کی طرف بڑھا۔ سوار نے ڈاکو
کو نیزہ مار کر ہلاک کر دیا۔ پھر وہ اس صحابی کے پاس آیا اور بولا ”اٹھئے!“
صحابیؓ نے پوچھا ”آپ کون ہیں۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں؟ اللہ
تعالیٰ نے آج تیرے فیضے میری مدد فرمائی۔“

اس سوار نے جواب دیا ”میں چوتھے آسمان کا فرشتہ ہوں جب تو نے
پہلی بار دعا مانگی تو میں نے آسمان کے دروازوں کے ہٹنے کی آواز سنی۔ جب
تو نے دوسری بار دعا مانگی تو میں نے آسمان کے مکینوں کی ایک چیخ سنی۔ جب
تو نے تیسری بار دعا مانگی تو مجھ سے کہا گیا کہ یہ ایک مصیبت زدہ کی پکار ہے
تب میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ وہ مجھے اس ڈاکو کو قتل کرنے کا حکم دے،
حسن بصریؒ (اس واقعہ کے راوی) کہتے ہیں کہ جو کوئی وضو کر کے چار
رکعت نماز پڑھنے کے بعد یہ دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی خواہ وہ مصیبت
زدہ ہو یا نہ ہو۔“ (الجواب الکافی ص ۹)

تنبیہ :- یہ دعا پڑھتے وقت ”اَنْ تَكْفِيْنِيْ شَرَّ هَذَا اللَّيْلِ“ کی
جگہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی حاجت پیش کرے۔

لوگوں کے شر سے خوف کی دعا | اگر کسی خاص گروہ یا کچھ لوگوں سے کوئی اندیشہ یا خوف ہو تو یہ دعا

کثرت سے پڑھنی چاہئے۔ یہ بہت ہی مجرب دعا ہے۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي
نَحْوِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ
مِنْ شُرُورِهِمْ۔
اے اللہ! ہم ان کے مقابلے میں تجھے
اپنی ڈھال بناتے ہیں۔ اور ان کے شر
سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔
(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۵۱۳)

ظالم شخص یا جابر حاکم سے خوف کی دعا۔

اللَّهُمَّ نَعُوذُ بِكَ مِنْ
أَنْ يَفْطِنَ عَلَيْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ
أَوْ أَنْ يَطْغَى۔
اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں۔
اس بات سے کہ کوئی ہم پر زیادتی یا
ظلم کرے۔
(حصن حصین)

گھبراہٹ کی دعا

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ
الَّتَامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ
وَشَرِّ عِبَادِهِ مِنْ هَٰذِلَاتِ
الشَّيَاطِينِ فَإِنْ مَحْضَرُونَ
میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ (مکمل
وہمگیر) کی پناہ طلب کرتا ہوں اس کے
غضب اس کے بندوں کے شر سے۔
شیاطین کے دوسروں سے اور اس بات
سے کہ شیاطین میرے پاس آئیں۔
(حصن حصین)

مغلوب ہو جانے کے وقت کی دعا | جب کسی شخص (جابر حاکم وغیرہ)
یا کسی چیز سے مغلوب ہو جائے

تو یہ دعا کثرت سے پڑھے۔
حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
 (حصن حصین)

اللہ تعالیٰ میرے لئے کافی ہے اور وہ بہت ہی اچھا کارساز ہے۔

حضرت علیؓ کی خدمت میں ایک مُکاتب نے حاضر ہو کر کہا کہ میں اپنی آزادی کی قیمت ادا کرنے سے عاجز ہوں۔

حضرت علیؓ نے فرمایا میں تجھے وہ دعا بتاتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی تھی۔ اگر پہاڑ کے برابر بھی تم پر قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے ادا کر دے گا۔
اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ
عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي
بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

اے اللہ مجھے حرام سے بچا کر میرے لئے اپنے رزقِ حلال کو کافی بنا دے اور مجھے اپنے فضل کے ذریعے اپنے سوا دوسروں سے بے نیاز کر دے۔

(سنن ترمذی جلد ۱ ص ۲۷۶)

حضرت ابو سعید خدریؓ راوی ہیں کہ ایک شخص قرض کے بوجھ تلے دب گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا میں تجھے ایک دعا سکھاتا ہوں جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تیرا فکر دور کر دے گا اور تجھے قرض کے بوجھ سے نجات دے گا۔ آپ نے فرمایا صبح و شام یہ دعا پڑھا کر۔

اے اللہ میں حزن و غم سے تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور عاجزی سے تیری پناہ مانگتا ہوں بخل اور بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبہ اور لوگوں کے قہر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْمَهْمِ وَالْحُزَنِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ
وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ

اے مُکاتب اس غلام کو کھانا تھا جو اپنے مالک کو ایک طے شدہ مال ادا کر کے آزادی حاصل کرے۔

مِنَ الْبُحْلِ وَالْجُبْنِ وَ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ
الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

در مشکوٰۃ المصابیح فصل ثانی (۲۱۵)
(سنن نسائی جلد ۸ ص ۲۵۸) قدرے
مختلف الفاظ کے ساتھ۔

فقروفاقہ دور کرنے کی دعا

علامہ ابن قیمؒ در حای الارواح، میں
رقم طراز ہیں کہ اگر ہر روز ستر بار اس کلمہ کا ورد
کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کلمہ کی برکت سے فقر وفاقہ کو دور فرما دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ
بادشاہ سچا اور حق کو واضح کرنے والا ہے۔
(حدی الارواح ص ۵)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ
الْحَقُّ الْمُبِينُ۔

نیز کثرت سے درود شریف پڑھنے کی برکت سے فقر وفاقہ دور ہو جاتا ہے۔
(جلاء الافہام ص ۲۲۹)

جن بھوت سے خوف کی دعا
اگر جن بھوت سے ڈر لگ رہا ہو تو بلند
آواز سے آیت الکرسی پڑھنے سے جن
بھوت بھاگ جائیں گے اور خوف دور ہو جائے گا۔ (حصن حصین)

کسی جگہ نازل ہونے کے وقت کی دعا
خوہ بخت حکیمؒ روایت کرتی
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کسی جگہ نازل ہوتے وقت یہ دعا پڑھ لے تو جب تک وہ
وہاں بٹھ رہے گا اسے کوئی ہیز و ضرر نہیں پہنچا سکے گی۔

میں اللہ تعالیٰ کے کلمات نامہ (کمل ہر گزیر)
کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے
جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔
(سنن ترمذی جلد ۴ ص ۲۴۲)

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ
التَّائَاتِ مِنْ شَرِّ
مَا خَلَقَ۔

نیز ابن ماجہ میں آتا ہے کہ اگر کوئی شخص شام کے وقت یہ دعا پڑھ لے تو بچھو کے ضرر سے محفوظ ہو جاتا ہے (سنن ابن ماجہ جلد ۲ ص ۱۱۶۲)

اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بارش کے لئے دعا کی درخواست کی، آپ منبر پر تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ

کی حمد و ثنا کے بعد یہ دعا کی :-
اے اللہ ہم پر مفید بارش برسا، جو خوشگوار عام ہو، خوش کن، موسلا دھا اور جلدی ہو۔ اور سست نہ ہو۔

اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مَغِيثًا
مَرِيئًا طَبَقًا مَرِيئًا
غَدَاً عَاجِلًا غَيْرَ
رَآئِثٍ۔

(سنن ابن ماجہ جلد ۲ ص ۱۱۶۲)

ایک اور دعا:-

اے اللہ اپنے بندوں اور اپنے چوپایوں کو سیراب کر، اپنی رحمت کو پھیلا دے اور اپنی مژدہ زمین کو زندہ کر دے۔

اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ
وَبَهَائِكَ وَانْشُرْ
رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بِلْدَكَ
الْمَيِّتَ۔

(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۵۴۵)

بارش روکنے کی دعا | کثرت باران سے نقصان کے خدشہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

اے اللہ بارش ہمارے ارد گرد برسا۔ ہم پر نہ برسا۔ اے اللہ بارش ٹیلوں، پہاڑوں کی چوٹیوں پر وادیوں

اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا
اللَّهُمَّ عَلَى الْأَكَامِرِ

کے اندر اور جنگلوں میں برسا۔
(صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۵۸)

الْظَّرَابِ وَيُطَوِّرُ الْأُودِيَةَ
وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش دیکھ کر یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

اے اللہ ہم پر نفع دینے والی بارش برسا۔

(صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۵۸) بردایت حضرت عائشہؓ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا۔

طوفان اور بادل کی کرک کے وقت کی دعا

علیہ وسلم جب کبھی تیز ہوا دیکھتے تو یہ دعا مانگتے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ

خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيهَا

وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا

وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا

أُرْسِلَتْ بِهِ۔

اے اللہ تجھ سے اس کے اچھے پہلو کا

سوال کرتا ہوں تجھ سے وہ بھلائی مانگتا

ہوں جو اس میں ہے اور جس کے ساتھ یہ

بھیجی گئی ہے، اے اللہ میں اس کے

برے پہلو سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور

اس میں جو شر پوشیدہ ہے اور جس شر کے

ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس سے تیری پناہ

مانگتا ہوں۔

(سنن ترمذی جلد ۴ صفحہ ۲۲۵)

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادل کی کرک سن کر

یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

اے اللہ ہمیں اپنی ناراضگی سے قتل

نہ کر، اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ

کر، اور اس سے پہلے پہلے ہمیں معاف

اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ

وَلَا تَهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ

وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ - (سنن ترمذی جلد ۱۵ ص ۱۴۵) کرفے۔

ایک جامع دعا | حضرت عثمانؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی یہ پڑھتا رہے گا۔ (اور ترمذی کی روایت کے مطابق صبح و شام اور رات کے وقت) اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ
مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي
الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ -
اللہ تعالیٰ کے نام سے کہ جس کے
نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز
نقصان نہیں پہنچا سکتی وہ سننے والا
اور علم والا ہے۔
(مسند امام احمد حدیث ۲۲۶)
(سنن ترمذی جلد ۱۵ ص ۲۲۸)

جسمانی تکلیف کا دم | حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اپنی (شہادت کی) انگلی کو محسوس لگا کر (اس کے ساتھ پاک زمین سے مٹی لگائے اور اپنی تکلیف والی جگہ پر آہستہ آہستہ پھیرے اور) یہ دعا پڑھے۔
بِسْمِ اللَّهِ تَرَبُّتُ أَرْضُنَا
بِرِيقَةٍ بَعْضُنَا يَشْفِي
سَقَمِنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا
اللہ کے نام سے۔ یہ ہماری زمین کی مٹی
ہے۔ ہم میں سے کسی کے لعاب کے ساتھ
مل کر اسی کی برکت سے ہمارے رب
کے حکم سے ہمارے مریض کو شفا ہو۔

(سنن ابن ماجہ ۲ ص ۱۱۶۲)

عثمان بن ابی العاصؓ ثقفی روایت کرتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مجھے سخت درد تھا جو مجھے مارے دے رہا تھا۔
لیے یہ توفیق امام نوویؒ کی ہے جو قوسین کے درمیان ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اپنا دایاں ہاتھ (تکلیف والی جگہ پر) رکھو اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھو“

بِسْمِ اللَّهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ
اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ
مَا أَجِدُ وَأُحَازِرُ۔

(سنن ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۲۳)

اللہ تعالیٰ کے نام سے، میں اللہ تعالیٰ کی قدرت و اختیار کے دامن میں پناہ لیتا ہوں اس (درد) کے شر سے جو میں محسوس کر رہا ہوں اور مستقبل میں جس کے دوبارہ ہونے سے) میں ڈرتا ہوں۔

بُرے ہمسائے کی تکلیف سے نجات کی دعا | حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم بُرے ہمسائے کے شر سے ان الفاظ میں پناہ مانگنے کا حکم دیا کرتے تھے
إِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ
جَارِ السُّوءِ فِي دَارِ الْمَقَامِ
میں اپنی قیام گاہ میں بُرے ہمسائے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔
(سنن نسائی جلد ۸ صفحہ ۲۴۷)

کسی کو تکلیف میں مبتلا دیکھ کر پڑھنے کی دعا

اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے جس نے مجھے اس چیز سے محفوظ رکھا جس کے ذریعے اس نے تجھے آزمایا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی۔
(سنن ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲۱)

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ
بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ
مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا۔

صبح و شام کی دعائیں | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

نے ارشاد فرمایا ”جو کوئی صبح کے وقت یہ آیتیں پڑھتا ہے اس کو اس دن کے ان تمام کاموں کا ثواب عطا ہوگا اور جو اس کی غفلت کی وجہ سے رہ جائیں گے۔ اور جو کوئی شام کو یہ دعا پڑھتا ہے اُسے رات کا ثواب عطا ہوگا۔

پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو زمین اور آسمانوں میں ہر تعریف اسی کو سزاوار ہے۔ دن کے تیسرے پہر اور ظہر کے وقت اسی کی تسبیح ہے۔ وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے اور وہ زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندگی عطا کرتا ہے۔ اور اسی طرح تم بھی (ایک روز اپنی قبروں میں سے زندہ کر کے) نکالے جاؤ گے۔

فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ۔

(الروم - ۱۷ تا ۱۹)

ستر ہزار فرشتوں کی دعا نے فرمایا جو کوئی صبح کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے اس پر ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیے جاتے ہیں جو شام تک اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اگر وہ اس روز مرتبے تو اسے شہادت کا ثواب حاصل ہوگا۔

اور جو کوئی شام کے وقت یہ وظیفہ پڑھتا ہے وہ بھی یہی مرتبہ حاصل کرتا ہے۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
 هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا
 هُوَ. عَالِمُ الْغَيْبِ وَ
 الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ
 الرَّحِيمُ. هُوَ اللَّهُ
 الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
 الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّلَامُ
 الْمُؤْمِنُ الْمُهِمِّنُ الْعَزِيزُ
 الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَنَ
 اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ
 هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
 الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى
 يُسَبِّحُ لَهُ فَا فِي السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ
 الْحَكِيمُ

کی پناہ مانگتا ہوں جو سننے والا اور
 جاننے والا ہے وہ اللہ ہے جس کے
 سوا کوئی معبود نہیں وہ ہر کھلے اور
 چھپے کو جاننے والا ہے وہ مہربان
 اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ وہ
 اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں
 وہ بادشاہ انتہائی مقدس بے عیب
 امن عطا کرنے والا، نگہبان،
 غالب، جبار اور کبریائی والا ہے
 اللہ تعالیٰ اس شرک سے
 پاک ہے جو یہ کرتے ہیں۔ وہ اللہ
 ہے جو خالق، پیدا کرنے والا
 اور صورت گر ہے۔ اس کے
 اچھے اچھے نام ہیں زمین و آسمان
 کی ہر چیز اس کی تسبیح بیان کرتی
 ہے۔ اور وہ غالب حکمت والا
 ہے۔

(الحشر - ۲۲ - ۲۴)

روزمرہ کی دعائیں

صبح بیدار ہونے کی دعا۔ صبح بیدار ہو کر یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
اَحْيَا نَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا
وَالِيْهِ النُّشُوْرُ

تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے جس نے ہمیں
(عارضی طور پر) مائے کے بعد زندگی
عطا کی (آخر کار) اسی کے پاس دوبارہ
زندہ ہو کر جانا ہے۔

(صحیح بخاری جلد ۱۳، بروایت حضرت حذیفہؓ اور ابو ذرؓ)

رات کو سوتے وقت کی دعا | حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات
کے وقت سونے لگتے تو دایں کروٹ لیٹتے اور دایاں ہاتھ دایں کال مبارک
کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ
وَ اَحْيَا۔

اے اللہ میں تیرے نام سے مرتا ہوں
اور تیرے نام سے زندہ ہوں گا۔
(صحیح بخاری جلد ۱۱ ص ۱۱۵)

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو
سونے لگتے تو سورہ الاخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھ کر اپنے ہاتھوں
میں پھونک کر تمام جسم پر پھیر لیتے تھے (صحیح بخاری جلد ۱۱ ص ۱۲۵) سنن ابن ماجہ ص ۱۲۴
ایک حدیث میں آتا ہے کہ سوتے وقت اگر آیت الکرسی پڑھی جائے
تو صبح تک شیطان اس کے قریب نہیں آتا۔

(مشکوٰۃ المصابیح فصل اول ص ۱۸۵ ملخصاً)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء

بیت الخلاء جانے کے وقت کی دعا

میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے :-

اللَّهُمَّ ارِنِي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

اے اللہ میں ناپاک جنوں اور ناپاک
جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔
(صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۲۹، سنن نسائی ج ۱ ص ۱۲۹)

بیت الخلاء سے باہر آتے وقت پڑھنے کی دعا

حضرت عائشہؓ روایت
کرتی ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر نکلتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اے اللہ میں تیری بخشش کا طلب گار ہوں۔
(سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۲۹، سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۲۹)

عُفِّرْ أَمْرَكَ

(سنن ترمذی اور سنن نسائی وغیرہ)

وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا

وضو کی ابتداء بسم اللہ سے کرنی
چاہئے۔ اور حتی الامکان اسے

ترک نہیں کرنا چاہئے۔ امام احمدؒ اور داؤد ظاہریؒ کے نزدیک تسمیہ کے بغیر وضو
نہیں ہوتا۔ دیگر آئمہ ثلاثہ کے نزدیک تسمیہ مستحبات وضو میں سے ہے۔ مگر
حدیث امام احمدؒ کے مسلک کی تائید کرتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس نے وضو نہ کیا اس کی نماز نہیں اور جس نے بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہ ہوا۔
(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۱۲۹) (سنن دارمی جلد ۱ ص ۱۲۹) بروایت ابو سعید خدریؓ (۲)

(سنن ترمذی جلد ۱ ص ۱۲۹) بروایت سعید بن زیدؓ

تنبیہ :- ان تمام اذکار سے اجتناب کرنا چاہئے جو بعض حضرات
مختلف اعضاء دھوتے وقت پڑھتے ہیں۔ یہ اذکار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے ثابت نہیں۔

وضو کے بعد پڑھنے کی دعا | حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی

اچھی طرح وضو کر کے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے یہ دعا پڑھتا ہے تو اس کے لئے جنت کے آکھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس دروازے میں سے جابے داخل ہو جائے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

(سنن دارمی ج ۱، سنن نسائی ج ۱ ص ۹۷)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

امام ترمذیؒ نے اس دعا کو اس اضافے کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اے اللہ مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں شامل کر۔

(سنن ترمذی جلد ۵ ص ۵۸)

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ۔

امام ترمذیؒ کی روایت کے مطابق دونوں دعاؤں کو ملا کر پڑھنا چاہئے۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی

آذان کے بعد کی دعا

آذان سن کر یہ دعا پڑھتا ہے قیامت کے روز اس کے لئے مجھ پر شفاعت واجب ہوگی۔

اے اللہ! اس مکمل (ہم گیر) پکار۔

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ

الدَّعْوَةُ الثَّامَةُ وَ
الصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ
مَحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَ
الْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ
مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي
وَعَدْتَهُ -

کے رب قائم ہونے والی نماز کے
مالک۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
”وسیلہ“ اور فضیلت عطا فرما۔
انہیں اس مقام محمود پر مبعوث فرما
جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا

پہ
(صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۲)
(سنن نسائی جلد ۲ صفحہ ۲۴)

سنن نسائی کی ایک روایت میں آتا ہے کہ ”وسیلہ“ کی دعا سے قبل درود
شریف پڑھنا چاہئے۔ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس مرتبہ
درود شریف پڑھتا ہے۔ (سنن نسائی جلد ۲ صفحہ ۲۵)

تنبیہ :- بعض لوگ ”والفضیلہ“ کے ساتھ ”وَالدَّرَجَةُ الرَّفِیْعَةُ“ کا اضافہ
کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ اس لئے اس اضافے
سے اجتناب کرنا چاہئے یہاں صرف انہی الفاظ میں دعا پڑھنی چاہئے جو آپ
سے ثابت ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو کوئی آذان کی آواز سن کر یہ کلمات پڑھتا ہے تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ
کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے
اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں
گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُكَ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ
بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ
رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا

میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے اور
اس کے دین ہونے پر راہنی ہوں۔
(سنن نسائی جلد ۲ ص ۳)

(سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۲۳۵، سنن ترمذی جلد ۱ ص ۱۸۸، سنن ابی داؤد ص ۲۵۲)

مغرب کی آذان کے وقت کی دعا

مجھے مغرب کی آذان کے وقت پڑھنے کے لئے یہ دعا سکھائی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّ هَذَا اِقْبَالُ
لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَ
اصْوَاتُ حُمَاتِكَ فَاعْفِرْ لِيْ

اے اللہ تیری رات کے آنے اور تیرے
دن کے جانے اور تیری طرف بلانے والوں
کی آوازوں کا وقت ہے پس مجھے بخش دے۔
(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۲۰۹)

اقامت سنکر پڑھنے کی دعا

جب جماعت کھڑی ہوتی اور حضرت بلالؓ
اقامت کہتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ساتھ ساتھ وہی الفاظ دہراتے رہتے۔ جب حضرت بلالؓ
کہتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جواب میں فرماتے اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا۔
(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۲۵۲)

گھر سے باہر نکلنے کی دعا

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی گھر سے

نکلے وقت یہ دعا پڑھتا ہے اس سے شیطان کو دور ہٹا دیا جاتا ہے اور اس سے
کہا جاتا ہے کہ تم بچا لئے گئے اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ

اللہ تعالیٰ کے نام سے۔ مجھے اللہ تعالیٰ

عَلَى اللَّهِ لِاحْوَالٍ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ -

پر بھروسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق و مدد کے بغیر کوئی قوت و اختیار نہیں۔
(سنن ترمذی جلد ۲ ص ۲۳۹)

گھر میں داخل ہونے کی دعا | ابوالک اشعریؒ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے اور پھر اپنے گھر والوں کو سلام کہے۔

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ گھر میں داخل ہونا بہتر ہو، گھر سے نکلنا بہتر ہو، ہم اللہ کے نام سے گھر میں داخل ہوتے ہیں اور اسی کے نام سے گھر سے نکلتے ہیں، اور اللہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
خَيْرَ الْبَوَاجِ وَخَيْرَ
الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ وَ
لِحَنَّا وَبِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا
وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔

(سنن ابی داؤد جلد ۲ ص ۲۸۲)
حضرت ابو حمیدؒ اور حضرت ابو اسیدؒ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

فرمایا: ”تم میں جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔
اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي
أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا | اور جب باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے۔

اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔
(سنن نسائی جلد ۲ ص ۵۳)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
مِنْ فَضْلِكَ۔

حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

دس لاکھ نیکیوں کی دُعا

جو کوئی بازار میں داخل ہوتے وقت یہ کلمات پڑھے۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ
ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں
حاکمیت و اقتدار اسی کا ہے۔ وہی
ہر قسم کی تعریف کے لائق ہے۔
وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے وہ
خود زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اس
کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور ہر چیز
پر وہ قادر ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ
يُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ
بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

تو اس کے نامہ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ اس کے دس لاکھ
گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جنت میں اس کے لئے گھر تعمیر کر دیا جاتا ہے
(سنن ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۷۷)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجلس

مجلس سے اٹھنے کی دُعا

میں بیٹھ کر فضول باتیں کرتا رہے اگر وہ اٹھنے سے پہلے یہ کلمات پڑھ لے تو اس
شخص سے اس مجلس میں جتنے گناہ سرزد ہوئے ہوں وہ بخش دیے جاتے ہیں۔

اے اللہ تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ
میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی
معبود نہیں میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں
اور تیری رحمت و مہربانی کے ساتھ لوٹتا ہوں۔
(سنن ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۷۷)

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

گدھے کی آواز سن کر پڑھنے کی دعا | حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جب مُرغ بانگ دے تو تم لوگ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کیا کرو کیونکہ مُرغ فرشتے کو دیکھ کر بانگ دیتا ہے۔ اور گدھے کی آواز مُسکِرَةُ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھا کرو کیونکہ گدھا شیطان کو دیکھ کر آواز نکالتا ہے۔ (سنن ترمذی جلد ۱ ص ۲۴۸)

سفر پر روانہ ہونے کی دعا | عبد اللہ بن مسرجؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر

روانہ ہونے کو یہ دعا پڑھتے۔
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
 مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَ
 كَاِبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَ الْحَوْرِ
 بَعْدَ الْكُوْرِ وَ دَعْوَةِ
 الْمَظْلُوْمِ وَ سُوءِ الْمُنْظَرِ
 فِی الْاَهْلِ وَ الْمَالِ۔
 (سنن ترمذی جلد ۱ ص ۲۴۸)
 (سنن ابن ماجہ جلد ۲ ص ۱۲۹)

کسی کو سفر پر رخصت کرنے کی دعا | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے ایک شخص کو سفر پر اوداع کہتے ہوئے

فرمایا کہ تمہیں اسی طرح اوداع کہنا ہوں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اوداع کہا کرتے تھے۔ اور یہ دعا پڑھی: اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَكَ میں تیرا دین، تیری امانت اور تیرے

وَأَمَّا نَتَكَ وَخَوَاتِيمَ
عَمَلِكَ -

اعمال کا خاتمہ اللہ تعالیٰ کے
سپر دیکھنا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر روانہ ہونے والے کا ہاتھ اپنے ہاتھوں
میں تھام لیتے اور اس وقت چھوڑتے جب رخصت ہونے والا خود چھوڑاتا۔
(سنن ترمذی جلد ۴ ص ۲۴۲)

سواری پر سوار ہونے کی دعا
ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سواری پر سوار ہونے لگتے تو بسم اللہ کہہ کر رکاب میں پاؤں رکھتے پھر جب
سواری پر سوار ہو جاتے تو یہ دعا پڑھتے۔

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ
لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ
مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى
رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ۔

پاک ہے وہ ذات جس نے اس
سواری کو ہمارے لئے مسخر کر دیا،
ورنہ ہم تو اُسے قابو میں نہ لا سکتے
ہیں، اور بے شک ہمیں اپنے رب
کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

پھر تین بار تحمید اور تین بار تکبیر پڑھتے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھتے۔
اے اللہ تو پاک ہے تمام عیوب سے
میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے پس
تو مجھے بخش دے۔ تیرے سوا
کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔
(سنن ترمذی جلد ۴ ص ۲۴۲)

سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ
ظَلِمْتُ نَفْسِي فَاعْفُرْ لِي
فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ
إِلَّا أَنْتَ۔

سفر سے واپس لوٹنے کی دعا
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس لوٹتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَيُّوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
تَايُّوْنَ عَابِدُوْنَ لِربِّنَا
حَامِدُوْنَ۔
اگر اللہ نے چاہا تو ہم واپس آ رہے ہیں ہم توبہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار ہیں اور اپنے رب کی حمد کرتے ہیں۔ (سنن ترمذی جلد ۱ ص ۲۲۵)
(صحیح بخاری جلد ۱ ص ۱۸۸)

کھانا کھانے کے آداب اور دعا
کھانے کی ابتداء بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے کرنی چاہئے۔ کھانے کا ابتدائی نوالہ لیتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے۔
بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَا
بَرَکَۃِ اللّٰهِ۔
اللہ کے نام سے اور اسی کی برکت سے کھانا شروع کرتا ہوں۔
(بحوالہ مستدرک حاکم)

اگر کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے تو اسی وقت پڑھ لے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اسکی ابتداء میں اور اسکی انتہا میں۔
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھانے یا پانی پینے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا
وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنْ
تعریف ہے اللہ تعالیٰ کی جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔

(سنن ترمذی جلد ۱ ص ۲۴۶)

الْمُسْلِمِينَ -

دودھ پینے کی دعا | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دودھ

پینے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہئے -

اے اللہ تو ہمیں اس میں برکت عطا

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ

کر اور یہ ہمیں اور زیادہ عنایت فرما -

وَزِدْنَا مِنْهُ -

(سنن ترمذی جلد ۱ ص ۲۴۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار

روزہ افطار کرنے کی دعا |

کرتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے -

اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَ

اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ

رکھا ہے اور تیرے رزق پر روزہ افطار

عَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ

کر رہا ہوں (نیل الاوطار ج ۴ ص ۲۴۶)

حضرت ابو امامہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین شخص وہ ہے جو سلام کرنے

سلام مسنون

میں پہل کرتا ہے - (سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۵۱۶)

بروایت عمران بن حصین سلام کے مسنون الفاظ یہ ہیں :-

یعنی تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اس

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ

کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں -

اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ -

(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۵۱۶)

طارق بن عبیدہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نبا جائد دیکھ کر یہ دعا پڑھا

نبا چاند دیکھنے کی دعا |

اے اللہ یہ چاند ہم پر امن و امان

اللَّهُمَّ أَهْلَهُ عَلَيْنَا

اور سلامتی و اسلام کے ساتھ ظلوع
کر (اور اسے چاند) میرا رب اور
تیرا رب اللہ ہے۔

(سنن ترمذی جلد ۱ ص ۲۲۵)

بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَ
السَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ
رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ۔

جماع کی دعا | حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے
پاس جانے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے۔

اے اللہ ہمیں شیطان سے دور
رکھ اور جو تو ہمیں اولاد عطا کرے
گا اس سے شیطان کو دور رکھ۔

بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ
جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَ
جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

اگر اللہ تعالیٰ نے اس جماع کے نتیجے میں اس کو بچہ عطا کیا تو اسے شیطان
کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (صحیح بخاری جلد ۱۱ ص ۱۹۱)

مریض کی مزاج پرسی کی دعا | حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عیادت کے وقت)
مریض کے جسم پر ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے۔

اے لوگوں کے پروردگار تو تکلیف
کو دور فرما دے اور شفا عطا کر
تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے۔
تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں
ایسی شفا عطا کر جو بیماری کو نہ
چھوڑے۔

(سنن ترمذی جلد ۱ ص ۲۴۶)

أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ
النَّاسِ وَأَشْفِ أَنْتَ
الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا
شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا
يُغَادِرُ سَقَمًا۔

نبالباس پہننے کی دُعا | حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی نیا لباس پہن کر پرانا لباس اللہ کے راستے میں کسی کو عطا کر دے اور یہ دُعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
كَسَانِي مَا اُوَارِي بِهِ
عَوْرَتِي وَاتَجَمَّلُ
بِهِ فِي حَيَاتِي۔

اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے جس نے مجھے وہ چیز پہنائی ہے جس سے میں اپنے ستر کو چھپاتا ہوں، اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔

(سنن ابن ماجہ جلد ۲ ص ۱۱۷۸)

تو وہ اپنی زندگی میں اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے۔

چھینک کی دُعا | حضرت ابو ایوبؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کو چھینک آئے

تو اُسے کہنا چاہیے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ۔

ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے۔

سننے والا اس کے جواب میں کہے :-

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔

چھینک لینے والا پھر اس کے جواب میں کہے :-

يَهْدِيْكُمْ اللّٰهُ وَيُجْزِلُكُمْ

اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے اور آپ کے احوال درست کرے۔

(سنن ترمذی جلد ۲ ص ۲۱)

نو مولود کے کان میں پڑھنے کی دُعا | حضرت ابو رافعؓ روایت کرتے ہیں کہ جب حسنؓ بن علیؓ

متولد ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے کان میں آذان دی۔

(تحفہ المودود یا حکام المولود ابن قیم ص ۲۱)

حضرت حسن بن علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے نوموود بچے کے دائیں کان میں آذان اور بائیں کان میں اقامت کہے گا تو یہ بچہ ”ام الحسبان“ کے مرض سے محفوظ ہو جائیگا (تحفۃ المودود ص ۲۳)

نماز کی دعائیں

استفتاح کی دعائیں | حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازوں میں تکبیر تحریمہ کے

بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے :-
 اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَ
 بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا
 بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ
 وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي
 مِنَ الْخَطَايَا كَمَا
 يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ
 مِنَ الدَّائِسِ اللَّهُمَّ
 اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ
 وَالْثَّلَجِ وَالْبَرَدِ -

اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری پیدا کر جیسے تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری پیدا کی ہے۔ اے اللہ مجھے گناہوں سے پاک کر جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ میرے گناہوں کو پانی برف اور ادلول سے دھو دے۔

(صحیح بخاری جلد ۲ ص ۲۲۷)

اور کبھی کبھی یہ دعا بھی پڑھتے تھے، چنانچہ حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو تکبیر تحریمہ کے بعد یہ دعا پڑھتے ۔

میں نے اپنا چہرہ یکسو ہو کر اس ذات کی طرف کر لیا جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت، اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے، اور میں پہلا مسلمان ہوں ۔

اے اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی بادشاہ نہیں تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے ۔

میرے تمام گناہ بخش دے ۔ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے اے اللہ! بہترین اخلاق کی طرف راہنمائی فرما، بہترین اخلاق کی طرف تیرے سوا کوئی راہ نمائی نہیں کر سکتا،

برے اخلاق کو مجھ سے دور فرما دے تیرے سوا کوئی نہیں جو برے اخلاق کو مجھ سے دور کرے ۔ میں کوشش کے ساتھ تیری دعوت پر لبیک کہتا ہوں

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي
فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ
الْمُشْرِكِينَ إِنِّي صَلَوَتِي
وَنُصْرَتِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا
شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ
أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ
اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا
إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي
وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ
نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ
بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي
جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ
إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ اهْدِنِي

تمام بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔
برائی کے ذریعے تیرا اقرب حاصل
نہیں ہوتا۔ میں تیری مدد و توفیق
سے ہوں۔ اور میری التجا تیرے
پاس ہے۔ تو برکت، والا اور بلند
ہے۔ میں تجھ سے بخشش کا طلبگار
ہوں۔ اور میں تیری ہی طرف توبہ
کے ذریعے لوٹتا ہوں۔

لَا حَسَنَ إِلَّا خَلَا قِ
لَا يَهْدِي إِلَّا حَسَنَهَا إِلَّا
أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي
سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي
سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ
وَسَعْدَايَكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ
فِي يَدَايِكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ
إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ
تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ
أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

(مسند احمد حدیث ۸۳)

(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۲۴)

(زاد المعاد ابن قیم جلد ۱ ص ۵)

علامہ ابن قیمؒ زاد المعاد میں رقمطراز ہیں کہ آپؐ یہ دعا اکثر تنجید کی نماز میں پڑھتے تھے
حضرت مجاہد بن مطعمؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا کہ انہوں نے نماز پڑھی اور اس میں (استفتاح کے طور پر) یہ دعا پڑھی
اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا (تین بار)

اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ تعریف ہے۔
صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے۔

(سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۲۶۵)

أَحْمَدُ لِلَّهِ كَثِيرًا (دین بار)
سُبْحَانَ اللَّهِ بِكْرَةً وَ
أَصِيلًا۔ (دین بار)

(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۲۴، زاد المعاد جلد ۱ ص ۵)

نقوذ :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعائے استفتاح کے بعد کبھی کبھی یہ نقوذ بھی پڑھا کرتے تھے۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ مِنْ تَفْخِجِهِ
وَنَفْثِهِ وَهَمَزِهِ۔

میں شیطان سے اس کے وسوسوں
سے اس کی پھونک سے اور اس کے
جادو سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں
(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۲۹) (زاد المعاد جلد ۱ ص ۵)
(سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۲۶۵، سنن ترمذی جلد ۱ ص ۱۱)

رکوع کی دعائیں | حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجود میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔
اے اللہ اے ہمارے رب تیری حمد
کے ساتھ تیری تسبیح ہے۔ اے اللہ
مجھے بخش دے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا
بِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

(سنن نسائی جلد ۲ ص ۲۱۹، صحیح بخاری جلد ۲ ص ۲۸۱)

حضرت علیؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں یہ دعا پڑھا

کرتے تھے :-
اے اللہ میں صرف تیرے سامنے رکوع گوار
ہوں تجھ پر ایمان لایا ہوں تیرا مطیع فرمان
ہوں تیرے سامنے میری سماعت میری
بصارت میرا گودا، میری ہڈیاں اور میرا
گوشت پوشت خشوع سے جھکا ہوا ہے
یعنی میں سراپا اپنے باطن سمیت تیرے
سامنے جھکا ہوا ہوں۔

اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ فَبِكَ
أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ
خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي
وَمَنْعِي وَعِظَامِي وَعَصَبِي

(مسند امام احمد حدیث ص ۸۰۳)

(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۲۹)

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع و سجود میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ
الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

وہ پاک ہے اور مقدس ہے فرشتوں کا
اور روح الامیں کا رب ہے۔
(سنن نسائی جلد ۲، سنن ابی داؤد جلد ۳۲۵)

عوف بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قیام کیا آپ نے اپنے رکوع میں یہ دعا پڑھی

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ
وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ
وَالْعُظَمَاءِ۔

پاک ہے وہ ذات تو بہرہ رشا بادشاہی
کبریائی اور عظمت کی مالک ہے۔
(سنن نسائی جلد ۲، سنن ابی داؤد جلد ۳۲۵)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھا کر

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمَدَهُ۔

اللہ نے سُن لیا جس نے اسکی تعریف کی

اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ
الْحَمْدُ۔

اے ہمارے رب! اور تیرے جانے
ہر قسم کی تعریف ہے۔
(صحیح بخاری جلد ۲، سنن ترمذی ج ۱ ص ۲۱۸)

ایک روایت میں آتا ہے:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمَدَهُ
کہا کرے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہا کرو۔ کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے
قول سے مطابق ہو جاتا ہے اس کے وہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو اس سے
سُز دہوئے ہیں۔ (صحیح بخاری ج ۲، سنن ترمذی ج ۱ ص ۲۱۸)

ایک حدیث میں بروایت حضرت رفاعہ بن رافع سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمَدَهُ
کے بعد یہ دعا بھی آتی ہے۔
رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا
كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ۔
اے ہمارے رب تیرے لئے تعریف
بے بہت زیادہ، بہت پاکیزہ اور
بارگشت۔

حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر
اٹھا کر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمَدَهُ
رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِنْ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَمِنْ مَا بَيْنَهُمَا وَمِنْ
مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔
اللہ تعالیٰ نے سُن لیا ہے جس نے اس
کی تعریف کی اے ہمارے رب اور تیرے
ہی لئے ہر قسم کی تعریف۔ زمین و آسمان
بھر اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے
اس کے برابر اور اس کے بعد جو چیز
تو چاہے اس کے برابر۔
(مسند امام احمد حدیث ۸۰۳)

(سنن ترمذی جلد ۱ ص ۲۲۴)

سجدے کی دعائیں | سجدے کی حالت میں چونکہ بندہ اللہ تعالیٰ کے سب
سے زیادہ قریب ہوتا ہے اس لئے سجدوں میں خصوصاً
نوافل کے سجدوں میں کثرت سے مسنون دعائیں پڑھنی چاہئیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سورہ نصر کے نزول کے بعد اپنے رکوع و سجدوں میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا
وَجَمْدُكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
اے اللہ اے ہمارے رب تیری حمد کے ساتھ
تیری تسبیح ہے۔ (سنن نسائی جلد ۱ ص ۴۲۳)
صحیح بخاری جلد ۲ ص ۲۱۱ جلد ۹ ص ۴۲۳

حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ دعا مانگا

کہتے تھے :-
**اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ
 وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَا
 وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ
 وَصَوَّرَهُ فَاَحْسَنَ صُوْرَتِهِ
 فَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ
 فَتَبَارَكَ اللهُ اَحْسَنَ
 الْخَالِقِيْنَ**

اے اللہ میں نے تیرے لئے سجدہ
 کیا اور میں تیرا ہی مطیع فرمان ہوا۔ میرا
 چہرہ اس ہستی کے سامنے سجدہ
 ریز ہے، جس نے اسے پیدا کیا
 اس کی صورت گری کی اور اس کی
 اچھی صورت بنائی پھر اس میں سے
 اس کے کان بنائے اور اس کی آنکھیں
 بنائیں۔ اللہ بہترین خالق بہت ہی
 بابرکت ہے۔ (مسند امام احمد حدیث ۱۳۷)

(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۲۸۵، سنن نسائی جلد ۲ ص ۱۲۱)

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع
 اور سجدوں میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے :-

**سُبُّوحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ
 الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ**

وہ پاک ہے مقدس ہے اور فرشتوں
 اور روح الامین کا رب ہے۔
 (سنن نسائی ج ۱ ص ۲۲۲، سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۲۵)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سجدوں

میں یہ دعا مانگا کرتے تھے :-
**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِدُنِّيْ كُلَّ
 دِقَّةٍ وَجِلَّةٍ اَوَّلَةٍ وَ
 اٰخِرَةٍ عَلٰٓئِنِّيْتهٖ وَسِرَّةٍ**

اے میرے اللہ! میرے چھوٹے بڑے
 اگلے پچھلے اور کھلے چھپے تمام گناہ
 بخش دے۔
 (سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۲۲۵)

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے دیکھا کہ آپؐ اپنے بستر مبارک پر موجود نہیں ہیں میں نے تلاش کیا تو آپؐ مسجد میں سجدے میں پڑے ہوئے

یہ دعا پڑھ رہے تھے۔
اے اللہ میں تیری ناراضگی سے تیری
رضاکہ، تیری سزا سے تیرے عفو کی
اور تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں
تیری مدح و ثنا کا شمار نہیں کر سکتا۔
بس تو ایسے ہی ہے جیسے تو نے خود
اپنی ثنا کی ہے۔

(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۳۲۸)

(سنن نسائی جلد ۲ ص ۲۲۲)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ
مِنْ سَخَطِكَ وَمِعَافَاتِكَ
مِنْ عِقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْكَ لَا أَحْصِي ثَنَاءً
عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَنْتَ
عَلَى نَفْسِكَ۔

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک دفعہ رات کے وقت میں نے دیکھا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں پڑے یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

اے اللہ تیری تسبیح ہے اور حمد
ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔
(سنن نسائی جلد ۲ ص ۲۲۳)

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ۔

دونوں سجدوں کے درمیان کی دعائیں | حضرت حذیفہؓ روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

میرے رب مجھے بخش دے میرے رب
مجھے بخش دے۔ (سنن نسائی جلد ۱ ص ۲۳۱)
(سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۲۸۹)

رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ
اغْفِرْ لِي۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دروزر سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے ۔

اے میرے رب مجھے بخش دے مجھ پر رحم کر، میرے نقصان کی تلافی کر، مجھے بلند درجات عطا کر، مجھے رزق عطا کر مجھے ہدایت دے اور مجھے معاف کر دے ۔

(سنن کبریٰ ہیثمی جلد ۲ ص ۱۲۲، سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۲۹، سنن ترمذی جلد ۱ ص ۲۳)

تشیہد اور درود شریف کے بعد کی دعائیں | حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی ”مجھے کوئی ایسی دعا بتائیے جو میں اپنی نمازیں پڑھا کروں، آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو۔“

اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے ۔ اور تیرے بغیر کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔ پس مجھے اپنی خاص مغفرت کے ساتھ بخش دے ۔ اور مجھ پر رحم کر بے شک تو بہت بخشنے اور نہایت رحم کرنے والا ہے ۔

(صحیح بخاری جلد ۲ ص ۳۱۴)

(مسند احمد حدیث ص ۵)

(سنن نسائی جلد ۳ ص ۵۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نمازیں یہ دعا مانگا کرتے تھے ۔۔

اے اللہ میں عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں مسیحِ دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ وَ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
الْمُحْيَاوَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَآْثِمِ
وَالْمَغْرَمِ۔

(صحیح بخاری جلد ۲ ص ۲۱۴)

(سنن نسائی جلد ۳ ص ۵۶)

تنبیہ :- بعض اہل علم نماز میں اس دعا کے وجوب کے قائل ہیں بہر حال (مکافی حد تک اس دعا کو ترک کرنے سے گریز کرنا چاہئے۔ (ذیل الاوطار جلد ۲ ص ۳۲۶)
سلام پھیرنے کے بعد کی دعائیں حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام پھیرنے کا علم مجھے ”اللہ اکبر“ کی آواز سے ہوتا (صحیح بخاری ج ۲ ص ۳۲۵)
(سنن ابی داؤد جلد ۳ ص ۲۸۳)

حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد تین بار ”اَسْتَغْفِرُ اللہ“ کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے۔
اے اللہ تو سلامتی والا ہے۔ اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے۔ اے عزت اور جلال والے تو

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ
وَمِنْ اَسْلَامِكَ تَبَارَكَتْ

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

بہت ہی بابرکت ہے۔

(سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۲۱)

(سنن ترمذی جلد ۱ ص ۲۲۲، سنن دارمی جلد ۱ ص ۲۵۲)

ایک دفعہ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے حضرت امیر معاویہؓ کو خط لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا تَنْفَعْ
لِي مَا أُعْطِيتُ وَلَا تَنْفَعْ
لِي مَا مَنَعْتَ وَلَا تَنْفَعْ
ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ
ایک ہے اقتدار اسی کا ہے وہی ہر قسم
کی تعریف کا سزا دار ہے۔ اور وہ ہر
چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو عطا
کرے اُسے کوئی روک نہیں سکتا۔
اور جس چیز سے تو روک دے وہ کوئی
عطا نہیں کر سکتا۔ اور کسی صاحبِ دولت
کو اس کی دولت تیری گرفت سے نہیں
بچا سکتی۔ (صحیح بخاری جلد ۲ ص ۲۱۵)

(سنن دارمی جلد ۱ ص ۲۵۲)

(سنن ترمذی جلد ۱ ص ۲۲۲، سنن نسائی جلد ۳ ص ۷)

نسائی کی ایک روایت میں آتا ہے کہ یہ (مذکورہ بالا کلمہ توحید) آپ تین بار
پڑھتے تھے۔

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر
کہا ”اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں“
میں نے عرض کی ”یا رسول اللہ! مجھے بھی آپ سے بہت محبت ہے“
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اپنی نمازوں کے بعد یہ دعا پڑھنا کبھی
ترک نہ کرنا۔“

رَبِّ اَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ
وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اے میرے رب میری مدد کر کہ میں تیرا ذکر
تیرا شکر اور تیری عبادت اچھی طرح سے
کرتا ہوں (سنن نسائی جلد ۳ ص ۵۳)

حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے سلام
پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ
وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ
وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ
وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ
اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ
الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ بخش دے میرے اگلے پچھلے
گناہ جو میں نے چھپ کر کئے ہیں یا اعلانیہ
اور وہ تمام گناہ جو میں نے حد سے بڑھ کر
کئے ہیں اور ان تمام گناہوں کو بخش دے
جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی
آگے کرنے والا اور پیچھے ہٹانے والا
ہے۔ اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(مسند امام احمد حدیث ۸۳)

(سنن ابی داؤد جلد ۵ ص ۵۵۸، ص ۲۴۸)

حضرت عقبہ بن عاصؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہجے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات، (یعنی آخری تین سورتیں) پڑھا کروں۔
(سنن نسائی جلد ۳ ص ۶۸)

نماز کے بعد تینیس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ، تینیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔
اور تینیس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ حضرت ابوہریرہؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ،
عبداللہ بن عمرؓ، زید بن ثابتؓ، اور کعب بن عجرہؓ (رضی اللہ عنہم) کی روایت
کے مطابق (حضرت عبداللہؓ، زید بن ثابتؓ اور کعب بن عجرہؓ کی روایت میں اللہ اکبر
چونتیس بار) پڑھنا مسنون ہے۔

(صحیح بخاری جلد ۲ ص ۳۲۵، سنن نسائی جلد ۳ ص ۴۵، ص ۴۶)

حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت میں آتا ہے کہ اگر جو شخص بتائے کہ اللہ اکبر کی بجائے یہ کلمہ پڑھا جائے تو اس کے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

السرقت لے کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اقتدار اسی کا ہے وہی ہر قسم کی تعریف کا سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ الْمَلِكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۵۵)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت کے مطابق نماز کے بعد یہ تسبیح

تین بار پڑھنا سنون ہے۔
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ
عَدَدَ خَلْقِهِ وَرَضَى
نَفْسِهِ وَزِينَةَ عَرْشِهِ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اس کی تعریف ہے اس کی مخلوقات کے عدد کے برابر اس کی اپنی رضا کے مطابق اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔

(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۵۵)

صبح کی نماز کے بعد کسی سے پہلا مہکلام ہونے سے قبل اگر کوئی شخص یہ دعائیں پڑھے لیتا ہے تب اگر اسے اس رات موت آجائے تو اللہ تعالیٰ اسے آگ کے عذاب سے اپنی پناہ میں رکھے گا اسی طرح اگر وہ مغرب کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھ لیتا ہے تو اسے یہی فضیلت حاصل ہے۔

اللَّهُمَّ اجْرِنِي مِنَ النَّارِ
اے اللہ مجھے آگ کے عذاب سے بچا۔

نماز پڑھنے کا مسنون طریقہ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے، سیدھے کھڑے ہوتے، کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے (رفع یدین کرتے)۔ جب رکوع کرتے تو کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے اور کہتے التکبیر۔ اور رکوع کرتے رکوع میں اطمینان کرتے۔ سر بیٹھ سے اوجھا کرتے نہ نیچا۔ اور رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے۔ سمع اللہ لمن حمدۃ کہتے اور ہاتھ اٹھاتے۔ اطمینان کرتے۔ ہر بڑی اپنی اپنی جگہ ٹھہر جاتی۔ پھر سجدہ کے لئے زمین پر گرتے۔ سجدہ میں دونوں بازو بغلوں سے دُور رکھتے۔ پاؤں کی انگلیاں (قبلہ کی طرف) موڑتے۔ (پھر سجدہ سے اٹھتے) اور بائیں پاؤں مرد کر اس پر بیٹھ جاتے۔ اطمینان کرتے۔ ہر بڑی اپنی اپنی جگہ سکون کرتی پھر دوسرا سجدہ فرماتے۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھ جاتے۔ ہر بڑی اپنی جگہ آرام کرتی پھر دوسری رکعت کے لئے اٹھتے۔

دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھتے (پہلے التحیات سے فارغ ہو کر تیسری رکعت کے لئے اٹھتے) تو ابتداء کی طرح کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے۔ اسی طرح تمام نماز پڑھتے۔ آخری رکعت میں جب بیٹھتے تو بائیں پاؤں (دائیں کے نیچے سے) آگے نکالتے اور سر زمین کے ایک طرف پر بیٹھتے۔

(جامع ترمذی ص ۱۷)

ہر پڑھنے والے سے دُعا کا خواستگار عَبْدُ الْحَمِيدُ

براہ کرم کتاب طبع کرانے والے کے حق میں دُعا کرنا نہ بھلیں۔

جنازہ کی دعائیں

حضرت معاذ بن جبلؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے زندگی کے آخری لمحات میں لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ لیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (سنن ابی داؤد جلد ۳ صفحہ ۱۵۹)

کلمہ توحید کی تلقین حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مرنے والوں کو ان کے آخری لمحات میں لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کیا کرو۔ (سنن ابی داؤد جلد ۳ صفحہ ۱۵۹)

(سنن نسائی جلد ۵ بروایت حضرت عائشہؓ اور حضرت ابوسعید خدریؓ، نیز ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۲۶۲ بروایت ابی ہریرہؓ۔

علامہ سندھی فرماتے ہیں تلقین سے مراد یہ ہے کہ مرنے والے کے پاس کلمہ توحید بلند آواز کے ساتھ پڑھنا چاہئے تاکہ وہ سن کر پڑھ لے۔ مرنے والے کو کلمہ توحید پڑھنے کے لئے نہیں کہنا چاہئے۔ (سنن نسائی حاشیہ سندھی جلد ۲ صفحہ ۵)

سورہ یس کی تلاوت حضرت معقل بن یسارؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مرنے والوں کے پاس ان کی موت کے وقت سورہ یس پڑھا کرو (سنن ابی داؤد جلد ۳ صفحہ ۱۵۹)

(سنن ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۲۶۵)

مصیبت یا موت کی خبر سن کر پڑھنے کی دعا حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی پر کوئی مصیبت آن پڑے تو وہ یہ دعا پڑھے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ
ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور ہمیں

رَاجِعُونَ۔ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ
اَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي
فَاَجِرْنِيْ فِيْهَا وَابْدِلْ
لِيْ بِهَا خَيْرًا مِّنْهَا۔

اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اے اللہ
میری مصیبت کا اجر تیرے ہی پاس
ہے مجھے اس مصیبت میں اجر عطا کر
اور اس کا اچھا بدل مجھے عطا کر۔
(سنن ابی داؤد جلد ۳ صفحہ ۱۵۹)

دعاے جنازہ | حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے :-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ حَيَاتَنَا وَمَيِّتَنَا
وَشَاهِدْنَا وَغَايِبَنَا وَ
صَغِيرَنَا وَكَبِيرَنَا وَذَكَرَنَا
وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ
اَحْيَيْتَهُ مِتَّا فَاَحْيِهِ
عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ
تَوَفَّيْتَهُ مِتَّا فَتَوَفَّهُ
عَلَى الْاِيْمَانِ۔ اَللّٰهُمَّ
لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا
تُضِلَّنَا بَعْدَهُ۔

اے اللہ ہمارے زندوں کو اور
ہمارے مُردوں کو اور ہمارے
موجود لوگوں کو اور ہمارے غیر موجود
لوگوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور
ہمارے بڑوں کو ہمارے مُردوں کو
اور ہماری عورتوں کو بخش دے۔ اے
اللہ جسے تو زندہ رکھے اسے اسلام
پر زندہ رکھ اور جسے تو موت دے
تو اسے ایمان کے ساتھ اس دنیا
سے اٹھا۔ اے اللہ میں اس کے
اجر سے محروم نہ کر اور اس کے بعد
میں گمراہ نہ کر۔

(سنن ابی داؤد جلد ۳ صفحہ ۱۸۸)

(سنن ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۴۸۱)

اس کے ساتھ یہ دعا بھی ملا لینی چاہئے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ
وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ
وَآكِرْ مِنْهُ وَوَسِّعْ مَخْلَدَهُ
وَاعْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلِجٍ وَ
بَرْدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا
كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ
مِنَ الدَّاسِ وَأَبْدِلْهُ
دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ
وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ
وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ
وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَ
عَذَابَ النَّارِ۔

اے اللہ اس میت کو بخش دے
اس پر رحم فرما۔ اسے معاف فرما
اسے عافیت عطا کر۔ اس کی بہترین
مہمانی کر۔ اس کی قبر کو کشادہ کر
اس کو پانی برف اور اولوں کے
ساتھ دھو دے۔ اس کو
گناہوں سے اس طرح پاک
صاف کر دے جیسے سفید
کپڑے کو میل کچیل سے صاف
کیا جاتا ہے۔ اس کو اس کے گھر
سے بہتر گھر، اس کے گھر والوں
سے بہتر گھر والے، اس کے
زوج سے بہتر زوج عطا کر اس
کو قبر کے فتنے اور آگ کے
عذاب سے بچا۔

حضرت عوف بن مالک (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ یہ دعا سن کر مجھے تمنا
ہوئی کہ کاش اس میت کی جگہ میں ہوتا (سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۱۸۱، سنن نسائی جلد ۱ ص ۱۸۱)
میت کو لوح میں اتارتے وقت کی دعا | حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت
کرتے ہیں کہ جب میت کو لوح

ہیں اتارا جاتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ
رَسُولِ اللّٰهِ ۔
ہم اس کو اللہ تعالیٰ کے نام سے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت پر محمد میں
اتار رہے ہیں ۔ (سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۲۹۴)

دفن کے بعد قبر پر دعا
حضرت عثمانؓ روایت کرتے ہیں کہ میت کی
تدفین کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے
پاس ٹھہرتے اور صحابہ کرامؓ سے فرماتے ،

”اپنے بھائی کے لئے بخشش کی دعا کرو، اس کے لئے ایمان پر ثبات قدم
رہنے کی دعا کرو کیونکہ اب اُسے پوچھا جا رہا ہے“ (سنن ابی داؤد جلد ۳ ص ۱۰۱)
حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت
کو جب قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ واپس لوٹتے ہیں تو وہ ان کے قدموں
کی چاپ ابھی سُن رہا ہوتا ہے کہ فرشتے سوال و جواب کے لئے آ موجود ہوتے
ہیں ۔ (صحیح بخاری جلد ۳ ص ۲۰۵)

قبرستان کی زیارت کے وقت کی دعا
حضرت بریدہؓ روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی قبرستان تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے ۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ

الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

وَالْبُسْلِيِّينَ وَاِنَّا اِنْ

شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاجِقُونَ

اَنْتُمْ لَنَا قَرُوبٌ وَنَحْنُ

لَكُمْ بَعِيدٌ ۔

تم پر سلامتی ہو اس دیار کے رہنے
والو! مؤمنو اور مسلمانو! ہم انشاء اللہ
تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں ۔
تم ہمارے ہمیشہ رہو اور ہم تمہارا
پیروی کرنے والے ہیں ہم اللہ
تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے
لئے سعادت کے طلب کار ہیں ۔

(سنن نسائی جلد ۱ ص ۹۳)

(سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۹۳)

لَكُمْ تَبَعٌ نَسَأَلُ اللَّهَ لَنَاو
لَكُمْ الْعَافِيَةَ۔

تہجد کی دعائیں

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصف شب کے لگ بھگ تہجد کے لئے بیدار ہوتے اور سورہ آل عمران کی آخری دو آیات (اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے لے کر سورہ کے آخر تک) تلاوت فرماتے پھر اچھی طرح وضو فرماتے اور نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے (نسائی ج ۱ ص ۱۲) حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کے لئے بیدار ہوتے تو یہ مسواک فرماتے (صحیح بخاری جلد ۳ ص ۱۹) سنن نسائی جلد ۳ ص ۱۱۱

حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اے اللہ تعریف کا تو ہی سزاوار ہے
تو زمین اور آسمان کا اور جو کچھ ان
کے درمیان ہے۔ انتظام کرنے والا
ہے۔ اے اللہ تیری ہی حمد ہے
اور زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے
درمیان ہے ان کا اقتدار تیرے
ہی پاس ہے۔ اے اللہ! تیری ہی
تعریف ہے۔ تو ہی زمین و آسمان
کا نور ہے۔ تو ہی تعریف کے لائق ہے

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ
قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ
لَكَ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَ
لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُورُ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ
الْحَمْدُ أَنْتَ قَلْبُ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ
الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَ
لِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ
وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ
وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ
اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ
أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ
وَالِيكَ أُنَبِّتُ وَبِكَ
خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ
فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمَتُ
وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ

زمین و آسمان کا بادشاہ تو ہی ہے۔ تیری
ہی ثناء ہے تو حق ہے تیرا وعدہ حق
ہے۔ تجھ سے ملاقات کا ہونا حق ہے
تیری بات حق ہے۔ جنت حق ہے۔
دوزخ حق ہے۔ تمام نبی حق ہیں۔ محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں۔
قیامت کی گھڑی حق ہے۔ اے اللہ
میں تیرا مطیع فرمان ہوا۔ تجھ پر ایمان
لایا۔ میں نے تجھ پر بھروسہ کیا۔ میں نے
تیری طرف رجوع کیا۔ تیری توفیق سے
میں نے (باطل کے ساتھ) جھگڑا کیا۔
تجھے میں نے اپنا حاکم تسلیم کیا۔ تب
اے اللہ! میرے اگلے پچھلے گناہ
بخش، میرے وہ تمام گناہ بخش دے
جو میں نے کھلے اور چھپے کئے ہیں۔
تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی
پچھے کرنے والا ہے (ذمیوی اور اخروی
مرا توبہ کے لحاظ سے) تیرے سوا
کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ کی
توفیق کے بغیر نیکی کرنے اور
برائی سے بچنے کی کوئی طاقت اور
اختیار نہیں۔

(صحیح بخاری جلد ۲ ص ۲)

(سنن نسائی جلد ۲ ص ۲)

(سنن دارمی جلد ۱ ص ۱)

وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمَقْدِمُ
أَنْتَ الْمُؤَخَّرُ إِلَّا أَنْتَ
وَالْحَوْلُ وَالْقُوَّةُ إِلَّا بِاللَّهِ

حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز میں کونسی دعائے استفتاح پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا یہ دعا پڑھتے تھے۔

اے اللہ! اے جبریل۔ میکائیل اور اسرافیل کے رب! اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے! اے عالم غیب و شہادت تو اپنے بندوں کے درمیان جن چیزوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں فیصلہ کرتا ہے۔ اے اللہ لوگوں کے جھاڑ جھنکار میں مجھے راہ حق دکھا۔ بے شک تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ
وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَ
الشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ
عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ
يَخْتَلِفُونَ. اللَّهُمَّ اهْدِنِي
لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ
الْحَقِّ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ
تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

(سنن ترمذی جلد ۲ ص ۲)

(سنن نسائی جلد ۲ ص ۲)

حضرت حسن بن علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے

وتروں میں دعائے قنوت

وتروں میں پڑھنے کے لئے یہ دعا سکھائی۔

اے اللہ! مجھے ان لوگوں کی

اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ

هَدَيْتَ وَعَافَيْتَ فِيمَنْ
عَافَيْتَ وَتَوَلَّيْتُ فِيمَنْ
تَوَلَّيْتُ وَبَارَكْ لِي فِيمَا
أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّمَا
قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا
يُقْضَى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا
يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا
يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكَتَ
رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَنَسْتَغْفِرُكَ
وَنَتُوبُ إِلَيْكَ وَصَلَّى اللَّهُ
عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ -

(سنن نسائی جلد ۳ ص ۲۳۸)

(سنن داری جلد ۱ ص ۳۱۲)

(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۵۳۶، سنن کبریٰ بیہقی جلد ۳ ص ۳۹، حصن حصین ص ۱۳)

(سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۳۴۲، سنن ترمذی جلد ۱ ص ۳۴۱)

حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وُتروں کے آخر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
اے اللہ میں تیری نازا اٹکی سے

معیت میں ہدایت عطا کر جن کو تو نے
ہدایت سے نوازا ہے۔ اے اللہ
مجھے ان لوگوں کی معیت میں عافیت
عطا کر جن کو تو نے عافیت سے
نوازا ہے۔ مجھے ان لوگوں کے ساتھ
اپنی سرپرستی میں شامل کر جن کی تو نے
سرپرستی کی ہے۔ تو نے مجھے جو کچھ
عطا کر رکھا ہے اس میں برکت دے
مجھے اس شے سے بچا جس کا تو نے فیصلہ کر
لیا ہے کیونکہ تو ہی فیصلہ کرنے والا ہے
تجھ پر فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ جس سے
تو محبت کرنے والا ہو وہ ذلیل نہیں ہو
سکتا اور جس سے تو عداوت رکھے وہ باعزت
نہیں ہو سکتا۔ اے ہمارے رب تو بہت
برکت والا اور بلند ہے ہم تجھ سے بخشش
طلب کرتے ہیں اور تیری طرف توبہ کے
ساتھ لوٹتے ہیں۔ نبی اکرمؐ پر درود
سلام ہو۔

بِرِّضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ
بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عَقُوبَتِكَ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا
أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ
كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

سے تیری رضا کی تیری سزا سے تیرے
عفو کی اور تجھ سے تیری پناہ مانگتا
ہوں۔ میں تیری مدح و ثناء کا
شمار نہیں کر سکتا۔ بس تو ایسے ہی
ہے جو تو نے خود اپنی ثناء کی ہے۔

علامہ ابن قیم زاد المعاد میں رقمطراز ہیں کہ دُتروں کے آخر میں پڑھنے سے مراد
یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپؐ یہ دعا سلام پھیرنے کے بعد پڑھتے تھے جیسا کہ نسائی کی
بعض روایات میں آتا ہے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ سلام سے پہلے پڑھتے تھے۔

(زاد المعاد جلد ۱ ص ۸۸)

علامہ سندھی فرماتے ہیں کہ یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ دعائے قنوت کی مانند
قیام کے آخر میں پڑھتے ہوں (حاشیہ سنن نسائی جلد ۳ ص ۲۴۹)

دُتروں کے بعد پڑھنے کی دعا

دُتروں سے سلام پھیر کر ”سُبْحَانَ اللَّهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ“، تین بار پڑھتے
بعض روایات میں آتا ہے کہ تیسری بار بلند آواز سے پڑھتے تھے۔

(سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۵۲۸، سنن نسائی جلد ۳ ص ۲۴۹۔ ص ۲۵۱)

وہ قریشیوں اور روح القدس کا رب ہے
دن و رات ظنی ج ۲ ص ۱۲، سنن کبریٰ جلد ۲ ص ۱۲

رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ

(زاد المعاد جلد ۱ ص ۸۸)

صبح کی سنتوں کے بعد کی دعا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی

سنتیں پڑھ کر مسجد کو جاتے ہوئے یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اے اللہ میرے قلب میں نور عطا
کر، میری نظر میں نور عطا کر، میری
سماعت میں نور عطا کر، میری
دائیں جانب نور عطا کر، اور میری
بائیں جانب نور عطا کر، میرے
اوپر نور عطا کر، میرے نیچے نور
عطا کر، میرے آگے نور عطا کر
میرے پیچھے نور عطا کر، مجھے نور ہی نور
عطا کر۔ (صحیح بخاری جلد ۱۱ ص ۱۱۶)
(مسلم بحوالہ فتح الباری جلد ۱۱ ص ۱۱۶)

قنوت نازلہ | جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو۔ دشمنان اسلام کا
خوف ہو یا مسلمانوں پر مظالم ہو رہے ہوں تو دُتروں میں
یا صبح کی دوسری رکعت میں رکوع کے بعد یا تمام نمازوں میں رکوع کے بعد یہ
دعا قنوت پڑھنی چاہئے۔

اے اللہ ہمیں بخش دے۔ تمام
مومن مردوں کو تمام مومن عورتوں
کو اور تمام مسلمان مردوں کو اور
تمام مسلمان عورتوں کو بخش دے
ان کے دلوں میں الفت ڈال، ان
کے درمیان اصلاح فرما، ان کی تیرے
دشمنوں اور ان کے دشمنوں کے مقابلے

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ
وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْأَفْ بَيْنَ
قُلُوبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ
بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلَى

مردو فرما۔ اے اللہ کفار پر لعنت فرما جو تیرے راستے سے روکتے ہیں جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے اولیاء سے جنگ کرتے ہیں۔

اے اللہ ان کے درمیان اختلافات ڈال دے ان کے قدموں کو ڈمگھا دے اور ان پر اپنا ایسا عذاب نازل کر جو تو مجرموں سے کبھی نہیں ہٹاتا۔

(حصن حصین ص ۱۳)

عَذَابُكَ وَعَذَابُهِمُ اللَّهُمَّ
الْعَنِ الْكُفْرَةَ الَّذِينَ
يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ
وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ وَ
يُقَاتِلُونَ أَوْلِيَآءَكَ اللَّهُمَّ
خَالِفْ بَيْنَ كُلِّتِهِمْ وَ
زَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ بِهِمْ
بَأْسَكَ الَّذِي لَا تَرُدُّهُ
عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ

دعاے استخارہ | حضرت جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں دعاے استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن مجید کی کوئی سورت۔ آپ نے فرمایا جب تم سے کسی کو کوئی معاملہ درپیش ہو تو وہ دو رکعت نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔

اے اللہ! میں تیرے علم کی بدولت بھلائی کا طلب گار ہوں تیری قدرت کی بدولت طاقت مانگتا ہوں، میں تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور مجھے کوئی قدرت نہیں ہے۔ تو

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ
بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ
بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ
مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ

فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ
تَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ
الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ
لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي
وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدِرْهُ لِي
وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا
الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي
وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ
عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ
لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ
ارْضِنِي بِهِ۔

(صحیح بخاری جلد ۱ ص ۱۸۳)

تنبیہ :- استخارہ ہمیشہ مباح امور میں کیا جاتا ہے۔ واجب اور مستحب
امور پر عمل کرنے اور حرام اور مکروہ امور سے اجتناب کرنے میں استخارہ
نہیں کیا جاتا۔ البتہ مستحبات میں ترجیح کے سلسلے میں بھی استخارہ جائز ہے۔
عبداللہ بن ابی اوفی اسلمی روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔

دعاے حاجت

اور فرمایا جس کسی کو کوئی حاجت ہو اللہ تعالیٰ کے پاس یا اس کی مخلوق میں سے کسی کے پاس ہو تو وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے پھر یہ دُعا مانگے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ
سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ
الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ
مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ
كُلِّ بَرٍّ وَسَلَامَةٍ مِنْ
كُلِّ إِثْمٍ أَسْأَلُكَ الْإِتِّعَاءَ
لِي ذَنْبِي الْإِعْفَافَ وَلَهُمَا
الْإِفْرَاجَةَ وَالْحَاجَةَ
هِيَ لَكَ رِضًا الْأَقْصَىٰ لَهَا

(سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۲۲۱)

لِي۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی دینی یا دنیاوی حاجت کا سوال کرے۔

نماز تسبیح | حضرت ابو رافعؓ اور عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباسؓ بن عبدالمطلب

کو نماز تسبیح اس طرح سکھائی کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت ملانے کے بعد سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کی تسبیح پندرہ بار پڑھی جائے۔ پھر رکوع میں دعا کے بعد دس بار پھر قومہ میں دعا کے بعد دس بار، پھر سجدہ میں دعا کے بعد دس بار پھر جلسہ استراحت کے بعد دس بار پھر دوسرے سجدے میں دعا کے بعد دس بار پھر جلسہ استراحت میں دس بار۔ ایک رکعت میں کل پچھتر تسبیحات ہوں گی۔ پھر چاروں رکعتوں میں اسی طرح تسبیحات پڑھی جائیں۔ اس طرح کل تین سو تسبیحات ہوں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس کو تزغیب دی کہ مناسب تو یہ ہے کہ وہ ہر روز نماز تسبیح پڑھیں ورنہ جمعہ کے روز ایک بار ورنہ سال میں ایک بار ورنہ عمر میں ایک بار تو ضرور پڑھیں۔ (سنن ابن ماجہ جلد ۲ ص ۴۲۲ و ۴۲۳)

چند جامع دعائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت کثرت سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔
 رَبَّنَا اِنْتَانِي الدُّنْيَا
 حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
 حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
 النَّارِ
 اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی
 بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی
 عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب
 سے بچا۔
 (صحیح بخاری جلد ۱ ص ۱۹۱)

حضرت عمران بن حصینؓ روایت کرتے ہیں کہ جب میرے والد مسلمان ہوئے
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ دعا سکھائی۔
 اے اللہ مجھ پر میری رشد و ہدایت
 اَللّٰهُمَّ اِلْهِنِيْ رُشْدِيْ

وَقِنِي شَرَّ نَفْسِي

الہام کرادر مجھے میرے نفس کے شر سے بچا۔
(سنن ترمذی جلد ۲ ص ۲۵۴)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لیلۃ القدر پالینے پر یہ دعا پڑھنا سکھائی۔

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تَحِبُّ

اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معاف

کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف کر دے۔

(سنن ابن ماجہ جلد ۲ ص ۱۲۶، سنن ترمذی جلد ۲ ص ۲۶۴)

الْعُفُوفَاعُفْ عَنِّي۔

ام المؤمنین متعرب ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا بہت

کثرت سے مانگا کرتے تھے۔

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ

اے دلوں کے پھرنے والے میرے دل

کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔

(سنن ترمذی جلد ۲ ص ۲۶۶)

قَلْبِي عَلَى دِينِكَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دعا یہ ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ

اے اللہ میں تجھ سے دنیا و آخرت میں

عفو، عافیت اور معافی چاہتا ہوں۔

(سنن ابن ماجہ جلد ۲ ص ۱۲۶)

وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي

(سنن ترمذی جلد ۲ ص ۲۶۵)

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

ابوسعید خدری روایت کرتے ہیں کہ غزوہ خندق میں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے عرض کی کہ خوف کی وجہ سے ہمارے کلیجے منہ کو آگئے ہیں۔ آپ نے فرمایا

یہ دعا پڑھو۔

اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا

اے اللہ ہمارے عیب چھپالے اور

ہمیں ہماری گھبراہٹوں سے مامون رکھ۔

(مشکوٰۃ المصابیح فصل ثالث ص ۲۱، حصن حصین ص ۱۹۲)

وَأَمِنْ رَوْعَاتِنَا

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کو حزن و غم گھیرے تو وہ یہ دعا پڑھے۔

اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے اور باندی کا بیٹا ہوں میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ مجھ پر تیرا فیصلہ نافذ ہوتا ہے۔ میرے بارے میں تیرا فیصلہ عدل پر مبنی ہے۔ میں تجھ سے ہر اس اسم مبارک کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جس سے تو نے اپنے آپ کو موسوم کیا ہے یا تو نے یہ نام اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے۔ یا اپنی کتاب میں نازل کیا ہے۔ یا تو نے اسے اپنے علم غیب میں چھپا رکھا ہے کہ تو قرآن مجید کو میرے دل کی بہار میرے سینے کا نور، میرے حزن کو دور کرنے والا اور میرے غم کو مٹانے والا بنا دے۔

(مسند امام احمد حدیث ۴۳۱۸)

اللَّهُمَّ ارِنِي عَبْدُكَ وَابْنُ أُمَّتِكَ
نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَا ضَلَّ فِي حُكْمِكَ عَدْلٌ فِي قَضَائِكَ
أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِيَّتَ بِهِ
نَفْسُكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ
أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ
فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ
الْعَظِيمَ رَبِّيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجَاكُ حُزْنِي وَذَهَابَ هَبْيِي.

اللہ تعالیٰ اس کے حزن و غم کو دور کر دیتا ہے اور اس غم کو خوشی سے بدل دیتا ہے۔
حضرت ام معبدؓ روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے۔

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنْ
النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ
وَلِسَانِيْ مِنَ الْكِذْبِ وَ
عَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ
فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْعَيْنِ
وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ

اے اللہ تو پاک کر میرے دل کو
نفاق سے میرے اعمال کو دکھائے
سے۔ میری زبان کو جھوٹ سے اور
میری آنکھ کو خیانت سے۔ بے شک
تو آنکھوں کی خیانت اور سینوں میں
چھپے ہوئے (امراض) کو جانتا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح جامع الدعاء، فصل سوم)

قارئین سے التماس ہے کہ وہ مسنون اذکار اور دعاؤں کو حفظ کر کے اُسے اپنا روزمرہ
کا وظیفہ بنائیں۔ اپنے بچوں کو بھی مسنون دعائیں یاد کروائیں۔ تاکہ اس دنیا میں وہ اطمینان
قلب سے بہرہ ور ہوں اور آخرت میں نجات حاصل کریں۔

آخر میں تمام قارئین سے التجا ہے کہ وہ اس کتاب کے حقیر مرتب، اس کے ناشر اور
اس کی نشر و اشاعت میں تعاون کرنے والے حضرات، اُن کے والدین اور ان کی اولاد
کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں ۛ

(کتبنا محمد نذیر علی ۵۴۳/ ضلع دھاڑی)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

آیتہ الکرسی کی فضیلت

(۱) جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے اس کو جنت میں داخل ہونے سے اس کے سوا اور کوئی امر مانع نہیں کہ وہ ابھی زندہ ہے مرنے سے مراد نہیں جانیگا۔

(۲) وہ شخص دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے۔

(۳) جب کسی شخص کو جنگل میں یا کسی دیرانے میں بھوت پریت گھیر لیں تو بلند آواز سے آذان دے اور بلند آواز سے آیت الکرسی پڑھے تو سب بھاگ جاتے ہیں اور اسے کوئی نقصان

نہیں پہنچتا۔ (حسن حصین)

اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں زندہ ہے، سب کا تھامنے والا، اس کو اونگھ نہیں کھڑتی، اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس کے پاس کون سفارش کرے، اس کی اجازت کے بغیر وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے، اور جو ان کے پیچھے ہے، اس کے علم میں سے کسی چیز کو نہیں گھیرتے مگر جو کچھ چاہے اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو سمایا ہے، ان دونوں کی نگہبانی اس کو تھکا قی نہیں اور وہی بلند مرتبہ والا بڑی شان والا ہے۔

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

www.KitaboSunnat.com

الودود دوست دار	المجيد بزرگوار	الباعث آگاهانے والا	الشهيد گواہ	الحق سچ	الوكيل ضامن
القوي زبردست	المتين مقبول	الولي دوست	الحميد ستارہ	المحصى گننے والا	المبدئ ایجاد کرنے والا
المعيد لوانے والا	المحيي زندہ کرنے والا	المميت ماریتے والا	الحی زندہ	القيوم تھامنے والا	الواجد پاسنے والا
المجايد بزرگوار	الواحد ایکلا	الاحد تنہا	الصمد بی نیاز	القادر قدرت والا	المقتدر قدرت کرنے والا
المقدم آگے بڑھانے والا	المؤخر پچھے پڑانے والا	الاول اول	الاخر آخر	الظاهر کھلا ہوا	الباطن پنہید
الولي دارش	المتعالی برتر	الکبر احسان کرنے والا	التواب توبہ قبول کرنے والا	المنتقم بدلیے والا	العفو سامنے کرنے والا
الغفور بہت مہربان	ملاك الملك سب حکمرانوں کا مالک	ذوالجلال بزرگ اور	والاکرام بخشنے والا	المقسط انصاف کرنے والا	الجامع جمع کرنے والا
الغني بے پردہ	المغنی آسودہ کرنے والا	المانع روکنے والا	الضار بگاڑنے والا	النافع فائدہ دینے والا	الغور روشنی والا
الهادي راہ دکھانے والا	البديع پیدا کرنے والا	الباقی بیشمار ہونے والا	الوارث وارث	الرشيد نہایت سید	الصابر سہبر والا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِهِ الْحَيَاةُ وَالْمَوْتُ	وَاللَّهُ الْأَكْبَرُ وَالْأَكْبَرُ فَادْعُوهُ بِمَا	أَسْمَاءُ نَفْسِهِ كُلُّهَا وَكَرِيمٌ	إِنَّ لِلَّهِ تَسْمَاءَ تَسْمِينِ أَسْمَاءُ	مَنْ أَحْمَدُ أَحْمَدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ	سُبْحَانَكَ يَا مَنْ بِهِ الْحَيَاةُ وَالْمَوْتُ
هُوَ اللَّهُ الَّذِي	لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	الرَّحْمَنُ بِرَأْسِهِ	الرَّحِيمُ بِنَهْجِهِ	الْمَلِكُ بِأَمْرِهِ	الْقُدُّوسُ بِكَلَمِهِ
السَّامِعُ بِكَلَمِهِ	الْمُؤْمِنُ بِكَلَمِهِ	الْمُهَيِّمُ بِكَلَمِهِ	الْعَزِيزُ بِكَلَمِهِ	الْجَبَّارُ بِكَلَمِهِ	الْمُسْتَكْبِرُ بِكَلَمِهِ
الْخَالِقُ بِكَلَمِهِ	الْبَارِئُ بِكَلَمِهِ	الْمُصَوِّرُ بِكَلَمِهِ	الْغَفَّارُ بِكَلَمِهِ	الْقَهَّارُ بِكَلَمِهِ	الْوَهَّابُ بِكَلَمِهِ
الزَّارِقُ بِكَلَمِهِ	الْمُتَّحِ بِكَلَمِهِ	الْعَلِيمُ بِكَلَمِهِ	الْقَابِضُ بِكَلَمِهِ	الْبَاسِطُ بِكَلَمِهِ	الْخَافِضُ بِكَلَمِهِ
الرَّافِعُ بِكَلَمِهِ	الْمُعِزُّ بِكَلَمِهِ	الْمُذَكِّ بِكَلَمِهِ	السَّمِيعُ بِكَلَمِهِ	الْبَصِيرُ بِكَلَمِهِ	الْحَكَمُ بِكَلَمِهِ
الْعَدْلُ بِكَلَمِهِ	اللطيف بِكَلَمِهِ	الْخَبِيرُ بِكَلَمِهِ	الْحَلِيمُ بِكَلَمِهِ	الْعَظِيمُ بِكَلَمِهِ	الْغَفُورُ بِكَلَمِهِ
الشَّكُورُ بِكَلَمِهِ	الْعَلِيُّ بِكَلَمِهِ	الْكَبِيرُ بِكَلَمِهِ	الْحَقِيقُ بِكَلَمِهِ	الْمُقِيتُ بِكَلَمِهِ	الْحَسِيبُ بِكَلَمِهِ
الْجَلِيلُ بِكَلَمِهِ	الْكَرِيمُ بِكَلَمِهِ	الرَّقِيبُ بِكَلَمِهِ	الْبَجِيبُ بِكَلَمِهِ	الْوَاسِعُ بِكَلَمِهِ	الْحَكِيمُ بِكَلَمِهِ

”افکار ماثورہ“ کی ترتیب دھواشی میں درج ذیل کتب سے مدد لی گئی ہے۔

۱۔ القرآن الحکیم (مصحف مکتہ المکرمہ)

”مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور“

دار النشر الكتب الاسلاميه لاسور

فقر السقم ملتان

“ ” “ ”

” در احیاء تراشاعی بریت

والكتاب في

فَتَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِللَّهِ وَرَسُولِهِ

سورة

/// /// /// ///

" " " "
 " " " "

۱۱ - استادام احمد: یحییٰ احمد خدیو

١٢- اموطاخ مؤيد الخوالب سيوى
مشكك

۱۴- سلسلۂ امصباح خطیب کتبیری

۱۴۔ میل الاوطار سرح مسفی الاخبار لکھنؤ کانی

۱۵- زاوالمعاد ابن تیم

١٠ - تحفة المودود باحكام المولود ابن قيم

۱۱۔ الجواب الکافی ابن صمیم

۱۔ جلال الافہام ابن قیم (مترجم)

۱۹۔ مدارج السالکین ابن قیم

۲۔ خادی الارواح

۲۔ احیاء علوم الدین امام غزالی (مترجم)

۲ - حصن حصین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۵۰۵۔ احادیث پر مشتمل گھڑیو زوری مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

بلوغ المرء

مترجم اردو

جوہر گزری ضرورت ہے

حافظ ابن حجر علیہ السلام کی انتخاب کردہ احادیث کا یہ مجموعہ نویں صدی ہجری سے لے کر اب تک ہر مکتب فکر کے لوگوں میں یکساں طور پر مقبول چلا آ رہا ہے۔ حدیث کے ہر طالب علم کو یہ مجموعہ زبانی یاد کرایا جاتا ہے۔ ہم نے اس کی مقبولیت کے پیش نظر اسے انتہائی آسان اردو ترجمہ اور تشریح کیساتھ نہایت ہی خوبصورت کتابت کر کے عمدہ کاغذ پر طبع کرایا ہے۔ اگر آپ اپنے بچوں کو وضو اور غسل سے لیکر خریذ و فروخت تک کے تمام مسائل سے قلیل وقت میں واقف بنانا چاہتے ہیں تو آج ہی اس کتاب کا ایک نسخہ خرید کر گھر میں رکھنا نہ بھولنے

قیمت :-

آفسٹ پیپر :- ۷۰ روپے چار سڈ کاغذ :- ۱۰۰ روپے

فاروقی تحفہ خانہ • بیرون لبریری